1226

قومی تحفظ ہی دہرم کے قیام کا باعث ہے

وہ دہرم دنیا مین عرصہ تک قایم نہین رہ سکتا جسکے ماننے والے اپنی قوم کی طرف سے لاپروا ہون - ویدک دہرم کسی زمانہ مین کیون عالمگیر تہا - اسلیے کہ اسکے معتقدین کا شیوہ ہی قوم پرستی تہا - مہاراجہ سے لیکر مفلس تک عالم سے لیکر جاہل تک حب الوطنی اور قوم پرستی کے نشہ مین سرشار رہتا تہا - یہان تک کہ قدیم آریون نے اپنی زندگی کا اعلے معیار ہی قوم پرستی کو ٹہیرایا تہا - جس شخص کی زندگی سے چاہے وہ کیسے ہی ناز و نعم کی زندگی کیون نہو قوم کو کچہہ فائدہ نہ پہونچے اوسکو وہ زندگی مین شمار نہین کرتے تھے اور جو زندگی قوم یا ملک کے کام آتی تہی اوسنے چاہے کیسی ہی گمنامی اور جہونپڑون مین پرورش کیون نہ پائی ہو - اوسکو وہ اصل زندگی سمجہتے تھے اور ساری قوم اوسکا فخر کرتی تہی - یدہشٹر وکرم بہرتری ہری بہوج بدہ شنکر وغیرہ مہاتماؤن کی زندگی آج اسی قوم پرستی کی بدولت ہر دل عزیز بنی ہوئی ہے اور تا قیامت بنی رہیگی اونکا یہ زرین اصول آرین تواریخ مین اب تک زندہ ہے گو اونکے جانشینون مین اسکی تقلید کا مادہ نہ رہا ہو

...त्मार्थे जीव लोकेऽस्मिन् को न जीवति मानवः ।
परोपकारार्थे यो जीवति स जीवति ॥

اسکا ترجمہ حال کے کسی شاعر نے اس طرح پر کیا ہے - ... ن کے محتاج

زندہ وہی ہے مرچکا جو قوم کے لیے   مردہ وہی ہے صرف جوا ... یسے ہی لوگ تو

جسوقت قوم پرستی کا یہ پاک جذبہ آریون کے دلون مین ... لوگ جو اوسط درجہ

اوسوقت ہندوستان مین باوجودیکہ یہ سازوسامان اور تکلفات جنکا آجکل ہمکو نازیا فخر ہے اس کثرت یا نوعیت سے موجود نہ ہون لیکن اسمین ذرا بھی شبہ نہین کیا جاسکتا کہ ہر شخص اطمینان - اعتماد اور بیفکری کی زندگی بسر کرتا تھا اگر بدقسمتی سے کوئی نادار یا بیکار بھی ہوتا تھا تو قومی ہاتھ ہر وقت اوسکی امداد اور خبرگیری کے لیے تیار رہتا تھا - آریون کی یہ قوم پرستی کی اسپرٹ نہ صرف اونکے نادار اور مفلس بھائیونکی دلجوئی اور تسکین کا باعث ہوتی تھی - بلکہ غیر ملک اور غیر قوم کے لوگون کو بھی تحریک وترغیب دیتی تھی کہ وہ آریون کی پناہ مین جاکر اپنی بدحالی اور قابل رحم حالت کا قرار واقعی علاج کرین اور یہی وجہ ہے کہ اوسوقت ویدک دہرم کا دائرہ اتنا وسیع ہوگیا تھا کہ تمام ایشیا مین اسکی شعاعین روشنی افگن تھین -

بدقسمتی سے جب بھارت ماتا کے پترون مین خودغرضی اور بیرحمی کی اسپرٹ پیدا ہوئی تو اسکا زوال شروع ہوا اور اسکے بطن سے پیدا ہوے اور اسکی آغوش مین پرورش پائے ہوے بودہ دہرم نے انسانی ہمدردی اور قوم پرستی کے جذبہ کو اپنا مذہبی معیار بنا کر نہ صرف ہندوستان کو بلکہ ایشیا کو اپنا گرویدہ بنالیا - خاص ہندوستان مین بھی بودہ دہرم کو جو اقبال اور عروج حاصل ہوا وہ اسکی قوم پرستی وایثار نفسی کا زندہ ثبوت ہے دور کیون جاتے ہو زمانہ حال ہی پر نظر کرو - مسیحی دہرم آجکل کیون ترقی کر رہا ہے اسلیے نہین کہ وہ ایک ... کرنیوالی قوم کا مذہب ہے بلکہ اسلیے کہ اوسکے ماننے والے اپنی قوم کو ... بلکہ دیگر اقوام کو بھی پیٹ کی آگ بجھانیکے لیے پناہ دے سکتے ہین ... ہے ہین - انسان دہرم کی خاطر تلوار کا مقابلہ کرسکتا ہے لیکن اس ... مقابلہ کرنیسے عاجز ہے - یہی سبب ہے کہ دہرم کے لیے تلوار کی ...

پرچڑھنے والے ہندو آج پیٹ پاپی کے ستائے ہوئے دھڑا دھڑ عیسائی ہوتے
چلے جا رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم اونکو ملزم نہیں ٹھہرا سکتے کیونکہ پیٹ
کی آگ جب مشتعل ہوتی ہے تو انسان کو دھرم ادھرم اور اپنا پرایا کچھ نہیں سوجھتا
ہی سے مغلوب ہوکر ماؤں نے اپنے لخت جگروں کو ایکدن کی خوراک کے
عوض بیچ دیا ہے اور نہ اسمیں ہم اپنے مسیحی بھائیوں کو ہی الزام دے سکتے ہیں
کیونکہ دنیا میں سب اپنے اپنے دھرم کی ترقی چاہتے ہیں۔ پھر اگر وے
دوسرونکی جان بچاکر اپنے دھرم کو ترقی دیتے ہیں تو کیا برا کرتے ہیں۔
ہمسے تو اپنے دھرم کے لیے اپنوں کی بھی حفاظت نہیں ہوتی۔ شادی و
غمی و دیگر تقریبوں میں ہم پانی کی طرح روپیہ کو بہا دیتے ہیں جنکو مطلق ہماری
امداد کی ضرورت نہیں ایسے لوگ ہماری فیاضی سے نامناسب فائدہ اوٹھا رہے
ہیں۔ فاحشہ عورتیں و بدکار مرد جو قومی عصمت اور اخلاق کی جڑ میں کلہاڑا مار رہے
ہیں ہماری نفس پرستی کی بدولت امیرانہ زندگی بسر کر رہے ہیں لیکن کیسے افسوس
کا مقام ہے کہ قوم کے معصوم و لاوارث یتیموں اور بینوا بیواؤں کی شکم سیری
اور تن پوشی کے لیے آج ہمارے گودام اور توشہ خانے خالی پڑے ہوئے ہیں
اور اوسکے لیے اونکو مجبور عیسائیوں کی پناہ لینی پڑتی ہے۔ افسوس کہ ہم اون
آریوں کے جانشین ہوکر جو بنی نوع انسان کو یگانگت کی نظر سے دیکھتے تھے
آج خاص اپنی قوم کیطرف سے جو ہماری امداد کی سب سے زیادہ مستحق ہے اسقدر بے پرواہ ہیں

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ اس بدنصیب ملک میں عوام الناس کی حالت قابل
اطمینان نہیں ہے بس جو خود ہی اپنی ضروریات کے لیے دوسروں کے محتاج
ہیں وے دوسرونکی کیا حاجت برآری کرسکتے ہیں۔ زیادہ تر ایسے ہی لوگ تو
نہ اپنی قومی اور نہ ہی امداد کے مستحق ہیں۔ اب رہے وے لوگ جو اوسط درجہ

ہین شمار کیے جاتی ہین یعنی مشکل سے یا آسانی سے اپنے یا اپنے متعلقین کی بسر اوقات کرتے ہین - اگرچہ ایسے لوگ زیادہ بار کے متحمل نہین ہو سکتے تاہم اپنی ضروریات کو روک کر ہی نہین بلکہ کچھہ کم کرکے ہی یا یون کہو کہ فضول نہ بڑھا کر دے اپنے دہرم یا قوم کی حتی الامکان خدمت کر سکتے ہین -

اب رہے اوّل درجہ کے لوگ جو اپنی محنت یا کوشش سے اوس رتبہ کو پہونچے ہین کہ جسپر اوّل الذکر دونون قسم کے لوگون کی نگاہین لگی ہوئی ہین اور جنکی ذراسی ہی کرپا درشٹی سے ہزارہا اناتھہ سناتھہ بن سکتے ہین - صدہا اوجڑے ہوے گھر آباد ہو سکتے ہین - سچ پوچھیے تو دہرم اور قوم کی رکشا کا زیادہ تر بار انھین لوگون پر ہے گو ایسے لوگون کی تعداد اس بدحال ملک مین اونگلیون ہین گننے کے لایق ہے مگر انمین سے ایک ہی اگر اپنے دہرم اور قوم کی سیوا کرنا چاہے تو بہت کچھہ کر سکتا ہے لیکن کیسے افسوس کا مقام ہے کہ فی زمانہ اس ملک کے متمول اور مقتدر لوگ اپنے قومی اور دہارمک فرایض سے بالکل ناواقف ہین ہندو قوم کی کشتی گرداب مین پڑی ہوئی ہے اور ملاح بیخبر پڑے ہوے سو رہے ہین - اونھین آریون کی اولاد جو کبھی دہرم کے لیے تلوار کی دہار پر چڑھی تھی آج پیٹ کیلیے غیرونکی پناہ لے رہی ہے لیکن ہمارے سیٹھہ ساہوکار و زمینداروں کے یہان روز لاکھون کے وارے نیارے ہوتے ہوے بھی ان مفلس اور یتیمون کے پیٹ کے لیے ایک ٹکڑا اور بدن کے لیے ایک چیتھڑا نہین ہے اونکے دہرم کہاتہ اور خیرات کی مدمین ہر سال کروڑون روپیہ صرف ہوتے ہین - لیکن بدنصیب یہ قومی لخت جگر دوسرون کا منہ تکتے ہین اونکی خیرات کے مستحق ایسے لوگ بنے ہوے ہین جو ہٹے کٹے اور بدچلن ہونیکے علاوہ فارغ البال اور خوش گذران بھی ہین - کہین کہین پر تو یہ معکوس نظارہ

دیکھنے مین آتا ہی کہ دینے والے کی حیثیت سے لینے والے کی حیثیت کہیں درجہ بڑھی ہوئی ہی ذرا تیرتھون اور مٹھون مین جاکر ہندؤن اور مہنتون کی حشمت اور حیثیت کو ملاحظہ کیجیے اور ساتھہ ہی اونکے ذاتی یا خانگی کیریکٹر پر بھی نگاہ ڈالتے تب آپ کو معلوم ہوگا کہ ہندوستان مین خیرات کا کہانتک جائز استعمال ہو رہا ہے۔

ہمارا یہ منشا ہرگز نہین ہی کہ ہمارے ملک کے دولتمند لایق نیک چلن براہمنون اور عالمون کی امداد اور خاطر تواضع نکرین لیکن یہ ہم بلا پس و پیش عرض کرینگے کہ جو لوگ نہ تو عمدہ کیریکٹر ہی رکھتے ہین اور نہ کسی قسم کی قابلیت اور نہ افلاس و احتیاج نے جنکو لاچار و مجبور کیا ہی۔ وہ ہرگز کیا از روے دہرم شاستر اور کیا بموجب حالات زمانہ خیرات یا امداد کے مستحق نہین ہو سکتے۔ ہمارے ملک کے راجے مہاراجے سیٹہہ ساہوکار شادی و غمی مین تھیلیون کا منہ کھولدیتے ہین یہانتک کہ بعض تو جوش مین آکر اپنی جائداد اور ملکیت تک بیع یا رہن کرکے اپنی فیاضی اور فراخ حوصلگی کا ثبوت دیتے ہین۔ پر آہ دولت کی اسقدر لوٹ مچنے پر بھی ان غریب بیکسون کو پیٹ کے لیے ایک ٹکڑا نصیب نہین ہوتا اسکو ہم رئیسون کی غفلت کہین یا انکی بدنصیبی۔

فی زمانتا جو ہندو قوم کے یتیمون کی جان اور دہرم بچانے کے لیے قوم کے ہمدردون نے کہین کہین یتیم خانے اور محتاج خانے کھولے ہوے ہین اور نیز اگر ہماری رحمدل گورنمنٹ کا دست شفقت نہوتا نیز اوسط درجہ کے بہی خواہان قوم کی ہمدردی نہ ہوتی تو آج یہ دس یا پانچ ہزار یتیم بہی جو انمین پرورش پاتے ہوے ہندو دہرم اور ہندو جاتی کی یاد دہانی کر رہے ہین مسیحی دہرم کا وعظ کرتے پہرتے۔

کیا یہ ہمارے ملک کے ذی حشمت اور ذی اقتدار لوگون کے لیے شرم کا مقام نہین ہے

کہ اوسط درجہ کے لوگ تو اپنے پسینے کی کمائی مین سے اپنے کنبے کی بھی
پرورش کرین اور حتی الوسع ان بیکس اور یتیمون کی بھی خبر لین۔ مگر وہ
لوگ کہ جنکے اشارے سے صدہا خاندان تباہی اور ہزارہا انسان موت کے
جنگل سے بچ سکتے ہین اور خداوند عالم نے جنکو قوم و مذہب کا کفیل و
ذمہ دار بنایا ہے۔ منہ پھیر کر بھی ان یتیمون کی طرف نہ دیکھین ہم نہین
سمجھتے جس ملک کے دولتمند اپنے دھرم و جاتی سے یہانتک لاپرواہ
ہون وہ کیونکر اور کب تک زندہ رہ سکتی ہے۔

اے ہندوستان کے دولتمندو و زرپرستو! ہماری اس کمزور و دردمند
آواز کا آپ کے کانون تک پہونچنا مشکل ہے۔ لیکن آپ ہماری سنین
یا نہ سنین۔ لیکن اس بات کو یاد رکھین کہ جس دھرم کی رکشا کے لیے آپکے
قابل تعظیم بزرگون نے اپنی جان تک نثار کی ہے اور جس آریہ جاتی کی
پودہ کو اونھون نے اپنے خون سے سینچا ہے وہ آج آپ کی ذرا سی
بے پروائی سے سوکھتا چلا جارہا ہے اور اوسی ملک سے جو لاکھون برس
سے اوسکا ملجا و ماوا رہا ہے آج اوسکا نشان مٹتا چلا جارہا ہے۔

اگر اب بھی آپ لوگ اپنے دھارمک فرایض کی طرف متوجہ نہونگے
تو پھر ہندو دھرم اور ہندو جاتی کا پتہ صرف تاریخ کے صفحات دیا کرینگے۔

شریمتی پراوپکارنی سبھا سے چند سوالات

شریمان روپ کشور جی نے ایک مراسلہ ہمارے پاس بھیجا ہے جسمین وہ شکایت کرتے ہین کہ شریمان پنڈت بھگت رام جی نے اپنا لقب اوپ منتری پراوپکارنی سبھا بلا کسی جایز اختیار کے رکھ لیا ہے ہمکو وقفیت نہین ہے کہ پنڈت جی اپنے نام کے ساتھ اوپ منتری کا لقب کس معنی مین اور کس اختیار سے استعمال کرتے ہین - لہذا جن سوالات کا جواب شریمان روپ کشور جی شریمتی پراوپکارنی سبھا کے ادھکاریان و دیگر ممبران سے چاہتے ہین - اون سوالات کو ہم شایع کیے دیتے ہین - اگر ادھکاریان پراوپکارنی سبھا اون سوالات کے جوابات عطا فرمائینگے تو یہ معاملہ صاف ہو جائیگا - اڈیٹر

سوالات

۱ شریمان مانیہ ور پنڈت بھگت رام جی کس جلسہ مین سبھا کے سبھا سد بنے اور کب اپ منتری بنائے گئے -

۲ اگر بغیر سبھا سد ہونیکے اپ منتری بنائے گئے تو کب اور کس نیم (سبھا کے شریمان پنڈیہ جی کے طبع کردہ مشہور اپ نیمون مین ہے) کے موافق

۳ کیا مذکورہ بالا اپ نیمون کی ترمیم گذشتہ سالون مین کبھی ہوئی ہے -

۴ اگر شریمان پنڈت جی مہاراج کو سبھا کے اعلے عہدہ دار (شریمان سبھاپتی جی وغیرہ) نے یہ لقب عطا کیا ہو تو کیا یہ سبھا کے نیمون کے مطابق ہے -

۵ کیا کوئی سبھا کے دفتر مین زیر نگرانی سبھا ایک منتری (شریمان ثانیہ و
بابو ہربلاس جی سارڈہ) ایک معمولی کلرکی کا کام کرتا ہوا بھی یہ
جرات کرسکتا ہے کہ اسنے اوپر ہو کر اپنے آپکو اُپ منتری قرار دے۔

۶ اگر اوپر لکھے ہوئے سوالونکا جواب دیتے ہوئے یہ معلوم ہو۔کہ
شریمان پنڈت جی مہاراج کا اُپ منتری بنایا جانا بالکل
بے قاعدہ ہے تو کیا شریمتی سبھا شریمان پنڈت جی سے یا اونکے
اوپادھی پرداتا سے اسکا جواب طلب کرنا مناسب خیال فرمائیگی۔

آریون کا سیوک

روپ کشور از کوہ آبو راجپوتانہ

بنگال مین ازدواج بیوگان ثانی کی کوششین

یہ کہنا مشکل ہی کہ بیواؤن کے ازدواج ثانی (بدہواؤن کا بیاہ) کی رسم ہندوستان مین کس زمانہ سے بند ہو گئی۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جبسے ہندؤن نے اپنے دہرم شاسترونکو پڑہنا چہوڑ دیا اور سنسکرت زبان کا پرچار کم ہو گیا اپنے دہرم کے کامون کو بجائے خود کرنے کے دوسرونکے سپرد کرنا شروع کیا تبھی سے یہ رسم بھی رفتہ رفتہ بند ہو گئی۔ اس مضمون مین ہم مختصراً اون کوششون کا ذکر کرینگے جو بدہوا بواہ کے جاری کرنے کے لیے اس ملک مین وقتاً فوقتاً کی گئین۔

مسلمان بادشاہون کے زمانے مین سب سے پہلی کوشش شہنشاہ اکبر نے اس بارے مین کی تھی صرف یہی نہین بلکہ ستی کی رسم کو بھی اوسنے موقوف کر دیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اوسکو بدہوا بواہ کے رسم جاری کرنے مین کچھہ زیادہ کامیابی نہین ہوئی۔ بہر حال اگر اور کچھہ نہین تو بھی اس سے اکبر کی رحمدلی کا ایک زبردست ثبوت ملتا ہے۔

مدت سے بیواؤن پر جو جور و ستم روا رکھے جاتے تھے اونسے بہت سے والدین بیزار تھے مگر بدبختی سے اس غلط خیال نے کہ ہندہیا بیواؤن کی

شادی ممنوع ہی۔ اونکو اپنی قسمت پر شاکر رکھا اور کسی قسم کی اصلاح کرنیکی اونکی جرات نہ پڑی۔ زمانہ حال مین سب سے پہلے راجہ رام موہن رائے نے ہندو عورتون کی مصیبت اور تکلیفات سے متاثر ہو کر لارڈ ولیم بنٹنک صاحب کے عہد حکومت مین رسم ستی کو موقوف کرایا لیکن بیواؤن کی حالت کو زیادہ بہتر بنانیکے لیے راجہ صاحب بھی کوئی معقول کوشش نکر سکے سوامی دیانند سرستی نے بھی عورتون کی تعلیم اور حقوق کی طرف توجہ دلا کر اس اصلاح کے کام مین بہت بڑی امداد پہونچائی اور آریہ سماج کی بدولت بہت سی صغر سن بیواؤن کی شادیان ہوئی ہین اور ہو رہی ہین۔

مگر اس بارہ مین جسنے سب سے پہلے آگے قدم بڑھایا اور نہایت مستعدی اور مستقل مزاجی سے بیواؤن کی تکالیف کو رفع کرنے کی کوشش کی وہ پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر تھے۔ اگرچہ پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر سے پہلے بنگال کے بعض ودوانون کی توجہ اس اصلاح کی طرف مایل ہو چکی تھی اور ایک اخبار بنگال اسپکٹیٹر مین کچھ مضامین بھی اسکے متعلق شائع ہو چکے تھے مگر حقیقت مین یہ مومنٹ پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر کی زندگی مین شروع ہوئی اسکی ابتدا کا ذکر اس طرح پر ہے ایک مرتبہ ایک کم عمر بیوہ ودیا ساگر کے مکان پر آئی جسکی مصیبت ناک حالت دیکھکر ودیا ساگر کی مان کو بہت ترس آیا۔ مان نے اپنے بیٹے سے آکر کہا کہ کیا اس سخت ظلم کا کوئی علاج نہین ہے۔ اور کیا شاسترون مین ایسا کوئی حکم نہین ہے کہ جو بیواؤن کی شادی کو جایز بتلاتا ہو۔ ودیا ساگر کے والد نے بھی اس خیال کی تائید کی۔ مان باپ کے حکم کی بجا آوری کے خیال سے ودیا ساگر نے شاسترون کا مطالعہ شروع کیا۔ اور کون اوس خوشی کا اندازہ

لگا سکتا ہے جو ودیا ساگر کو اوس وقت حاصل ہوئی جب پہلی دفعہ اوسکو پراشر سنگہتا کی ایک سند بیواون کے ازدواج ثانی کے حق مین ملی اوہنون نے ۱۸۵۳ع مین ایک کتاب موسومہ (بدہوا بواہ) شایع کی جسمین ایک ضروری اصلاح کی تائید مین زبردست سندات اور دلایل پیش کیے کتاب کا شایع ہونا ہی تہا کہ دقیانوسی حلقہ مین مخالفت کا طوفان بے تمیزی شروع ہوگیا اور بڑی سخت نکتہ چینیان کی گیئن مگر ودیا ساگر ہربات کے لیے طیار تھے۔ اوہنون نے بڑی مستقل مزاجی اور ہمت سے مخالفت کا مقابلہ کیا۔ رفتہ رفتہ ودیا ساگر کو اور بھی اپنے ہم خیال مثل جے کشن مکرجی زمیندار اُترپاڑا کے مل گئے۔ مگر ایک سخت دقت کا ابھی سامنا کرنا باقی تھا اور وہ یہ کہ جب تک بیواؤن کی دوسری شادی قانوناً جایز نہ قرار دیدیجاے تب تک عملی طور پر اس اصلاح کی کامیابی تقریباً ناممکن تھی۔

اس غرض سے ایک درخواست جسپر ۵۰۳۰۲ اشخاص کے دستخط ثبت تھے لیجس لیٹو کونسل کو گذرانی گئی اور اوسی سال جولائی مین ایکٹ ۱۵ ۱۸۵۶ع پاس کیا گیا جسکی رو سے بیواؤن کا ازدواج ثانی جایز ٹھہرایا گیا اور اونکی اولاد صحیح النسب قرار دی گئی۔ مخالفین بھی اس اثنا مین خاموش تھے۔

ایک جوابی درخواست جسپر ۶۰۰۰۰ شخصون کے دستخط تھے گورنمنٹ کے پاس بھیجی گئی۔ لیکن مسودہ قانون (بل) کے محرک مسٹر جے پی گرانٹ نے اثنا تقریر مین فرمایا " میرا یہ منشا نہین ہے کہ ۶۰۰۰۰ آدمیون کی خواہشون کی کچھ پرواہ نکیجاوے صرف اسوجہ سے کہ وہ اوس قانون کی مخالفت کرتے ہین جسکو کہ مین پسند کرتا ہون لیکن کونسل کو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ اون تمام اشخاص مین ایک بھی ایسا نہین ہے (جبتک

کہ اوسکی راے مین تبدیلی واقع نہوم کہ جسکو صحیح معنی مین کوئی ذاتی یا شخصی دلچسپی اوس قانون سے ہو۔ دران حالیکہ ۵۳۰۲ - اشخاص مین سے جنہون نے کہ اس مسودہ کے موافق راے دی ہی ایک بھی ایسا شخص نہین ہے جسکو کہ معنیاً و حقیقتاً ایک زبردست ذاتی اور شخصی دلچسپی اس قانون سے ہو اونمین سے کوئی بھی ایسا نہین ہے کہ جو کونسل سے اس قانون کے پاس نہونیکی صورت مین اس امر کی بازپرس نکرے کہ کونسل ایک ایسے کام کرنے سے قاصر رہی کہ جسکے سبب سے اوسکے گہر کی خوشی بلکہ شاید اوسکے خاندان کی عزت بھی قایم رہتی۔ کونسل کے انگریز ممبران کی راے اس قانون کے حق مین ایسی زبردست تھی کہ آنریبل مسٹر کالون نے فرمایا کہ "اگر مجھے یہ یقین ہو جاوے کہ اس ایکٹ کے پاس ہو جانے سے ایک لڑکی بھی جبریہ برہمچریہ سے بچ جاویگی تو مین صرف اوسکی خاطر اس قانون کو پاس کر دونگا" بالآخر ایکٹ پاس ہو گیا اور ودیا ساگر کے اہتمام مین کئی بیواؤن کی شادیان ہوئین جنمین کل خرچ کا بار ودیا ساگر نے خود اوٹھایا اس سبب سے ودیا ساگر بہت مقروض ہو گئے عوام اس اصلاح کے اس قدر مخالف تھے کہ ایکمرتبہ پنڈت ایشور چند ودیا ساگر کی جان لینے کی بھی کوشش کی گئی۔

رفارمر کی زندگی ہی مین اوسکے بہت سے ساتھیون نے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا اور اونکی سرگرمی سرد مہری سے بدل گئی۔ براہمو سماج کے لیڈر بابو کیشب چندر سین نے ایکٹ ۱۸۵۶ء کے نفاذ کے تین برس بعد اس اصلاحی کام کو نہایت جوش و خروش کے ساتھ شروع کیا۔ اور ۱۸۵۹ء مین اونہون نے ایک ڈراما کھیلا جسمین بیواؤن کی حالت زار کی دردناک کیفیت دکھلائی گئی تھی۔ اس تماشہ نے پبلک مین ایک عجیب تہلکہ پیدا کر دیا اور اسی وقت سے

براہمو سماج نے اس اصلاح کے کام کو سوشیل رفارم کا ایک جزو قرار دیا۔
بابو نراین چندر بنرجی پسر پنڈت ایشور چندر ودیا ساگر نے ایک بیوہ سے شادی کرکے اس اصلاح کے کام مین علی ہمدردی کا ثبوت دیا اور ایک انجمن انددواج ثانی بیوگان کے نام سے قایم کی جسکے صدر انجمن بابو راج کرشن بنرجی پروفیسر پریزیڈنسی کالج کلکتہ قرار پائے لیکن انجمن مذکور کو کچھ زیادہ کامیابی نصیب نہین ہوئی کیونکہ پبلک کی طرف سے کوئی علی ہمدردی کا اظہار نہین ہوا۔ بنگال مین اسوقت اس اصلاح کا کام بہت دھیمی طرح چل رہا ہے۔ ودیا ساگر کے بعد اس کام مین کوئی جوش باقی نہین رہا اور ایکٹ ۵ا ۱۸۵۶ء سے زیادہ فایدہ نہین اوٹھایا گیا بلکہ غدر ۱۸۵۷ء کے ہوجانیسے لوگون نے اس ایکٹ اور ودیا ساگر کے چند بیواؤن کی شادی کرادینے کو منحوس قرار دیا۔ دوسرے صوبون کی خصوصًا شمالی ہند کی (جہان آریہ سماج کا اثر ہے) حالت اس بارہ مین زیادہ بہتر ہے۔ بنگال مین سب سے پہلے بابو شیسی پد و بنرجی نے بیواؤن کی تعلیم اور تربیت کے خیال سے ۱۸۶۴ء مین اپنے گھر پر ایک سکول کھولا اور ۱۸۸۷ء مین ایک بدہوا آشرم قایم کیا جس نے کہ بہت سی بیواؤن کی دستگیری اور امداد کی۔ مسٹر کین صاحب و جسٹس راناڈے وغیرہ اصحاب نے اس آشرم کے کامون کی اکثر موقعون پر تعریف کی ہے مگر افسوس ہے کہ ۱۹۰۱ء مین کافی امداد نہ ملنے کی وجہ سے یہ آشرم بند کرنا پڑا۔ موجودہ بدہوا آشرم ۱۹۰۲ء مین سادھارن براہمو سماج کی سرپرستی مین کھولا گیا تھا جو ایک تعلیم یافتہ براہمو خاتون مسز کدمبنی لاہری کے چارج مین ہے۔ لیکن بیواؤن کی تعداد بہت قلیل ہے اور اسکی وجہ سٹریہ کی کمی ہے مسز کدمبنی لاہری نے آنریری طور پر اوس انسٹیٹیوشن کے لیے

اپنی خدمات کو وقف کردیا ہے۔

مردم شماری ۱۹۱۱ع مین بنگال کی بیواون کی تعداد حسب ذیل ظاہر کیگئی ہے

عمر	تعداد	عمر	تعداد
۰ — ۱	۴۳۳	۵ — ۱۰	۳۴۷۰۵
۱ — ۲	۵۷۶	۱۰ — ۱۵	۷۵۵۹۰
۲ — ۳	۶۵۱	۱۵ — ۲۰	۱۴۲۸۷۱
۳ — ۴	۱۷۵۶	۲۰ — ۲۵	۲۱۹۴۹۱
۴ — ۵	۲۸۶۱	۲۵ — ۳۰	۳۴۷۰۲۶
۰ — ۵	۷۲۷۷	۵ — ۳۰	۸۱۹۶۸۳

اس تعداد سے پتہ لگتا ہے کہ کتنی بدنصیب بیوائین صرف احاطۂ بنگال مین ہین جنکی حالت زار کا اندازہ سنکر بدن تھرانے لگتا ہے اونکے واسطے خوشی کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہوگیا ہی نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی تکالیف کا بھی سامنا اونکو کرنا پڑتا ہے۔ زبردستی اونکو فاقہ کشی کرائی جاتی ہے عمدہ غذا یا اچھی پوشاک ایشور نے اونکے لیے نہین بنائی اونہین ہمیشہ دوسرونکا دست نگر رہنا پڑتا ہی کسی تقریب یا تیوہار مین اونکا شریک ہونا منحوس سمجھا جاتا ہی بعض گھرانون مین سر کے بال تک مونڈدیجاتی ہین اور طرح طرح کی جسمانی اذیتین دیجاتی ہین۔ اگر اوس بیچاری کا ذرا بھی نفیس پوشاک یا عمدہ غذا کی طرف میلان ہو تو بس غضب ہی ہوجاتا ہی اور اوسے طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہین غرضکہ اونکی زندگی موت سے بدتر ہے۔ مبارک ہین وہ آتمائین جو ایسی بیچاری آفت زدہ بیواون کے رنج اور مصیبت کے دور کرنے کی کوشش مین سرگرم ہین۔ کیونکہ مردونکی ترقی اور خوشحالی ہمیشہ عورتون کی ترقی اور خوشحالی پر منحصر ہے۔ وہ گھر

مبارک ہے جہان عورتوں کی عزت کیجاتی ہی اور وہ خاندان خوش نصیب ہے جہان مستورات پر ظلم و ستم روا نہین رکھا جاتا حضرت حالی نے کیا خوب فرمایا ہی

اے ماؤ بہنو بیٹیو دنیا کی زینت تمسے ہے　ملکونکی بستی ہو تمہین قومونکی عزت تمسے ہے
تم گھر کی ہو شہزادیان شہرونکی ہو آبادیان　غمگین دلونکی شادیان دکھہ سکھہ مین راحت تمسے ہے
تم ہو تو غربت ہی وطن تمسے ہے ویرانہ چمن　ہو دیس یا پردیس جینے کی حلاوت تمسے ہے
تم آس ہو بیمار کی ڈھارس ہو تم بیکار کی　دولت ہو تم نادار کی عسرت مین عشرت تمسے ہے

نوٹ :- اس مضمون کا زیادہ حصہ اخبار ہندوستان ریویو اکتوبر ۱۹۱۰ع سے لیا گیا ہے -

ہندوستان بھر مین اکیلا اور مسلمہ بہترین باتصویر پولیٹیکل ماہوار رسالہ **آزاد** مرتبہ **بشن سہاے آزاد**

نہ صرف ہندوستان کی کل زبانون کے اخبارات بلکہ امریکہ کے اخبارات بھی اسکے مضامین کے ترجمے شائع کرتے ہین -

فہرست مضامین جولائی ۱۹۱۰ع

تصاویر - مسٹر ولیم گلیڈسٹن - جوزف میزنی

برکھا رت - (نظم) گہر لکھنوی　۱
امتحان مصیبت - مرزا سلطان احمد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر　۳۰
خودداری و خود اعتباری منشی ہرکشن داس صاحب رسوا دہلوی　۴
مادر ہند منشی کندن لال صاحب شہر سہارنپوری　۳۷
حیات حقیقی (نظم) منشی ڈیٹی لال نگم بی اے　۱۵
زندگی کا تیسرا رخ - مسٹر ہر گوبند پرشاد نگم ایم اے دہلوی　۳۹
ہماری چند قومی ضرورتین - پنڈت مادھو رام بی اے وکیل　۱۸
کفایت شعاری (نظم) سید غلام مصطفے صاحب ذہین　۵۰
بہارت ماتا کا (نظم) منشی تلوک چند محروم　۲۸
سچی قربانی - پنڈت کشن پرشاد کول بی اے　۵۳
غم جدائی - ایڈیٹر　۶۱

قیمت سالانہ قسم اول ۳ قسم دوم ۶ قسم سوم (بلا تصویر) ۲ مع محصول ڈاک نمونہ کا پرچہ چار آنہ مین ملتا ہے - قیمت فی پرچہ قسم اول ۱۲ قسم دوم ۴ قسم سوم ۲

لوکل ایجنٹ مسٹر بی - ایل سوری انارکلی و مسرز اینڈ برادرس اندرون لوہاری دروازہ لاہور

المشتہر مینیجر آزاد سوتر منڈی لاہور

اسکول سماچار بابت ماہ اگست ۱۹۰۸ع

۱- عمارت و آلات - پکے بورڈنگ ہاؤس کی منزل دوم پڑ مین پڑ جانے سے اب پہر اوسیقدر گنجایش بورڈرس کے واسطے ہوگئی ہی جسقدر کہ مئی گذشتہ مین تہی یا خانون کی تعداد ہنوز کم ہے اور اس کمی سے بورڈرس البتہ تکلیف اوٹھاتے ہین مگر کل انتظامات کا ہونا پبلک کی دستگیری پر منحصر ہے جسقدر امداد ہماری ہوتی جاتی ہی اوسی قدر ہم کام کو تیاری پر لاتے جاتے ہین اسکول کی عمارت مین بہی اب اضافہ کرنیکی سخت ضرورت ہی آلات سائنس کیواسطے جو کہ اسوقت تک ۵ سو روپیہ کی قیمت کے ولایت سے آچکے ہین ایک علیحدہ کمرے کی ضرورت ہی اور اسکول لائبریری کے واسطے بھی کمرے کا علیحدہ ہونا ضروری ہی - اسکول کی دوسری منزل پر بوجہ کمی سرمایہ ہنوز چھت نہین پڑی ہی اُستادون کے واسطے ایک ریٹایرنگ روم کا انتظام ہوگیا ہی جسمین کہ فرصت کیوقت وہ کتب خانہ کی کتابون اور اخبارات کا مطالعہ کرسکتے ہین -

۲- اسٹاف بورڈنگ ہاؤس مین ایک اسٹور کیپر تین اسسٹنٹ اور ایک سپرنٹنڈنٹ کام کرتے ہین مگر بوجہ ڈاکٹر رام لال سنگہ کے علیحدہ کردیے جانے کی ایک ہوشیار کمپونڈر کی نہایت ضرورت ہی غالباً اس ماہ کے آخر یا اگلے مہینے کے شروع تک کوئی کمپونڈر مقرر ہوجاویگا ڈاکٹر آر کے سنہا اسوقت بورڈنگ ہاوس کے میڈیکل ایڈوائزر ہین اور علاوہ اونکے بشرط ضرورت ڈاکٹر ٹامسن صاحب و ڈاکٹر سریرام صاحب کو بھی تکلیف دیجاتی ہی آخرالذکر ڈاکٹر صاحب کی مہربانیون کا کمیٹی انتظامیہ تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہے کہ اونہون نے بلا فیس بورڈرس

کی دیکھ بھال سے بلا لحاظ وقت انسٹیٹیوشن کی امداد فرمائی بعض اوقات
جبوقت بہی تکلیف دی گئی مگر آپنے اوسی محبت سے جو کہ ہر وقت آپ کے
دل مین بجانب انسٹیٹیوشن ہی ایک یا ڈیڑھ میل کا فاصلہ جو کہ اسکول کو اُنکے
دولتخانہ سے ہی تشریف لیلیجاتے ہین کسی قسم کا بہی خیال نہین کیا اسکول
اسٹاف بہی پورا ہوگیا ہی جس مین چھہ اوستاد پرائمری سکشن مین اور گیارہ
اوستاد ہائی سکشن مین کام کرتے ہین۔

۳۔ تعداد طلبا۔ بورڈنگ ہاوس مین تعداد طلبا آخر ماہ مین ۵۸ تھی اور
اسکول مین ۲۶۰ تھے تمام رجسٹر پر سے کل تعداد طلبا اسکول اسوقت ۳۴۵ ہے۔

۴۔ تندرستی و صحت جسمانی بورڈرس کی اگر شہر کی اسوقت کی تندرستی سے
مقابلہ کیا وے تو کہا جا سکتا ہی کہ فیصدی سو تھی کیونکہ جبکہ دیکہا جارہا ہی کہ شہر مین
فیصدی پچاس کا اوسط بخار مین مبتلا ہو رہا ہی ہمارے بورڈنگ ہاوس مین
مشکل سے تین یا چار کی تعداد بیمار رہتی رہی ہے۔

۵۔ خواندگی۔ خواندگی بدستور باقاعدہ ہورہی ہی جغرافیہ کی تعلیم کو زیادہ
کارگر بنانیکی غرض سے کمرشل نقشہ جات منگائے گئے ہین ٹیچرس ایسوسیشن نے
اپنا کام پہر جاری کر دیا ہی اور کلب کی کارروائی جو پچھلے سال بند ہوگئی تہی
پہر جاری کیگئی ہے۔ ٹایم ٹیبل مین اونچی جماعتون کے واسطے ایک گھنٹہ
کنورسیشن کے لیے بہی رکہا گیا ہے جسکا انتظام ابہی تک اسکول مین نہین ہو سکا تہا

۶۔ مذہبی تعلیم۔ بورڈرس صبح و شام باقاعدہ سندھیا وہون کرتے رہے
اور وید منتر اور اشلوک وغیرہ کے یاد کرانے مین توجہ کیجاتی رہی اور اسکول
کے وقت مین بہی ایک گھنٹہ تعلیم مذہبی ہوتی رہی۔

۷۔ جملہ بورڈرس ہر روز پریڈ گراونڈ پر جاکر فٹ بال اور کرکٹ وغیرہ کہیلتے رہے

۸- معاینہ - ۲۵ ماہ اگست کو شریمان مہاتما ہنسراج جی آنریری پرنسپل ڈی - اے - وی کالج لاہور نے اسکول کا معاینہ فرمایا اور اوسکے انتظام سے اپنی خوشی ظاہر فرمائی - ۳۱ اگست کو طلبا و ممبران اسٹاف نے آپ کو ایک ایڈریس بھی دیا -

۹ جنرل - مذکورہ بالا حالات کے بیان کرنے سے ہمارے ناظرین کو ہماری کمیون پر نظر ڈالنے کا موقع ملیگا اور ہم امید کرتے ہین کہ وے اپنی انسٹیٹیوشن کو ایک مفید کارآمد انسٹیٹیوشن جلد بنانے مین دریغ نکرینگے اوسکی ترقی سب کچھ اونھین کے ہاتھ مین ہی اگر چاہین تو آج اسکو اوس رتبہ پر پہونچا سکتے ہین جسکا شروع ہی مین خیال پیدا ہوا تہا جو گفتگو کہ ہمسے اور ہمارے ایک مہربان سے حال مین ہوئی ہی وہ بھی اسوقت ہم مناسب سمجھتے ہین کہ گوش گزار ناظرین کیجاوے - ناظرین خود اوس سے نتیجہ اخذ کرلین ہمارے ایک مہربان نے ہمارے ساتھ نہایت ہمدردی سے فرمایا کہ ہمارے بورڈنگ ہاوس کا انتظام نہایت خراب ہی جسمین بورڈرس بعجہ کمی پاخانون کے تکلیف اوٹھاتے ہین اور ہمکو رائے دی کہ اسکا انتظام جلد کردینا واجب ہے ہمنے کہ ہمارا کام لعن طعن سننے کا ہے عرض کی کہ جناب کا فرمانا نہایت ہی درست ہی اور تعداد پاخانون کی جلد بڑھ جانی چاہیے کچھہ آنجناب اسکول کی امداد فرماتے ہین یا فرماوینگے فرمایا کہ ہم تو کچھہ نہین دیتے مگر ہمارے بہائی صاحب امداد کرتے ہین - جب بھائی صاحب کا نام نامی دریافت کرکے عرض کیا گیا کہ آج تک ایک پیسہ کی امداد نہین ہوئی تو فرمایا کہ آپ انسٹیٹیوشن کے انتظام کی نسبت کچھہ کرنا بھی چاہتے ہین یا صرف باتین بناتے ہین تب مجبوراً عرض کرنا پڑا کہ قبلہ جسقدر گڑ ڈالیےگا اوسیقدر میٹھا ہوگا انتظام کی خرابی تو آپنے

کوئی نہین بتائی البتہ عمارت کی کمی کو انتظام کی خرابی سمجھکر آپ ایسا فرماتے
ہین تو یہ سب کچھ آپ ہی کے ہاتھ مین ہے۔ ہماری غرض اس واقعہ کے
بیان کرنے سے صرف یہ ہے کہ جو کمیان ہم ہنوز پوری نہین کر سکے ہین
اونکو ہمارے ہمدرد ہماری غفلت پر محمول نکرین بلکہ ہم اون کمیون کو خود
محسوس کرتے ہوئے بار بار سماجک دنیا سے التجا کرتے ہین کہ اپنے انسٹیٹیوشن
کی حالت پر نظر ڈالکر اوسکی ترقی کو کمال پر پہونچا دین جو کچھ اسوقت تک اس انسٹیٹیوشن نے
کیا ہے وہ ہمارے خیال مین اپنی موجودہ حیثیت و حالت سے بدرجہا زیادہ ہے
اور اگر ہماری ہمت افزائی ہوتی رہے تو امید کامل ہے کہ یہ انسٹیٹیوشن کسیوقت
دوسرون کے واسطے نمونہ بنجاویگا۔

کمیٹی انتظامیہ نے حکم صادر فرمایا ہے کہ آیندہ جو درخواستین بورڈنگ ہاؤس
مین طلباء کے داخل ہونے کے واسطے آیا کرین اونکے ہمراہ ایک سارٹیفکیٹ
وہان کے آریہ سماج کے پریسیڈنٹ صاحب یا سیکریٹری صاحب کا
درخواست کنندگان طالب علم کی تندرستی اور نیک چلنی کی نسبت ہمراہ
درخواست بہیجا کرین اس بارہ مین ضروری قواعد جنرل کمیٹی کی منظوری سے
بنائے جاوینگے مگر اس کام کا عملدرآمد شروع اکتوبر سے ہوگا ہر ششماہی
کے شروع مین بذریعہ سماچار اعلان کر دیا جایا کریگا کہ کس مقام سے کس قدر
طلباء بورڈنگ ہاؤس مین داخل ہونے کے واسطے لئے جانے ممکن
ہونگے اسکی اطلاع کل سماجون کو بذریعہ آریہ سماچار کر دیجاوے۔

گنگا پرشاد ماتھر
۱۹ ستمبر ۱۸۹۰ء

اسکول سماچار بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۰ء

۱- عمارت و آلات پچھلے ماہ کے اسکول سماچار مین ہم بیان کر آئی ہین کہ اسکول کی دوسری منزل پر چھت کے نہونیسے اسکول کے کلاسون مین طلباء کو کافی جگہ نہین اگر اسکا انتظام نہوا تو مجبوراً جو ترقی کہ تعداد مین ہو رہی ہی رُکنی پڑیگی کیونکہ چھوٹے کمرون مین زیادہ تعداد طلباء کے جمع ہونیکی خلاف قواعد سررشتہ تعلیم کے سوا قانون حفظ صحت کے خلاف بہی ہماری کارروائی سمجہی جاویگی پرایمری اسکول کی عمارت تعلیم کے لیے کسی قدر ناموزون ہی چند تبدیلیون کے ہونیسے جسمین قریب ایک ہزار روپیہ کی ضرورت ہی عمدہ درسگاہ ہو سکتی ہی- سائنس کے واسطے ڈارک روم تیار ہو گیا ہی اور سائنس کی تعلیم دیجا رہی ہی مگر سائنس روم کی ہنوز ضرورت اوسی طرح پر باقی ہی جس طرح کہ ماہ گذشتہ مین تہی- لائبریری مین کچہ اضافہ کیا گیا ہی یعنی چند کتب جو کہ حال کے طریقہ تعلیم کو بتانیکے واسطے نہایت مفید ہین- ایسے استادون کے واسطے جو کہ محض اردو و ہندی ہی سے واقفیت رکھتے ہین منگائی گئی ہین لڑکونکا کلب اور استادون کا ایسوسی ایشن ہر دو اپنا اپنا کام اچھی طرح کر رہے ہین- بورڈنگ ہاوس کے مورل کلب کو عمدہ طور پر کار آمد کرنے اور وہ ہرم شکشا کے اوقات مقرر کرنیکے واسطے کوشش ہو رہی ہی مورل کلب کے متعلق ایک لائبریری قایم ہونیوالی ہی جسکے واسطے ہمارے پرم پرشارتھی اور ایشور کے سچے بہگت لالہ بلدیو سنگہ صاحب رئیس اعظم دہرہ دون نے مبلغ للعہ کی قیمتی کتابین پردان کرنے کا وعدہ فرمایا ہے-

۲-اسٹاف-بابو ہرنام سنگھ صاحب ٹیچر پرائمری سیکشن بوجہ بیماری رخصت پر ہیں-پنڈت دینادیال جو کہ نارمل پاس و تجربہ کار آدمی ہیں بورڈنگ ہاؤس میں چھوٹی جماعتوں کی امداد کے واسطے بطور آزمایش مقرر کیے گئے ہیں-

۳-تعداد بورڈرس-تعداد طلبا بورڈنگ ہاؤس میں ۳۰ ستمبر کو ۵۸ تھی

۴-تندرستی-اس مہینے میں شہر میں بخار کا اور بھی زیادہ زور رہا اور بورڈرس کو بھی پچھلے ماہ کی بہ نسبت کچھ زیادہ شکایت بخار کی رہی گو آرام بہت جلد ہوتا رہا-ڈاکٹر باقر علی صاحب جو کہ پیشتر بھی اس بورڈنگ ہاؤس میں میڈیکل ایڈوائیزر کا کام کر چکے ہیں اور پورا نے تجربہ کار ڈاکٹر ہیں نہایت دلچسپی سے کام کرتے رہے ڈاکٹر کا لڑکا پرشاد خلف الرشید بابو امبا پرشاد صاحب کا ہی بورڈنگ ہاؤس تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ جس وقت بخار وغیرہ کا بہت زور تھا روزانہ ایک دو مرتبہ بورڈرس کو دیکھنے اور دوا تجویز فرمانے میں اونہوں نے بلا فیس امداد فرمائی اور ڈاکٹر آریہ سماج کے ڈاکٹر مہر رام صاحب نے بھی اپنی مہربانیوں سے بورڈنگ ہاؤس کو ممنون فرمایا-

۵-خواندگی-ایشیا کا ماڈل ریلیف نقشہ جغرافیہ کی تعلیم کو بہترین طریقہ پر دیے جانے کی غرض سے خرید گیا ہے علاوہ اسکے چونکہ دہرہ دون سے بہتر دوسری جگہ مشکل سے ایسی ہو سکتی ہے جہان کہ قدرت نے کل سامان قدرتی طور پر جغرافیہ سکھانے کے واسطے موجود کر دیے ہوں یہ راے بھی قرار پائی ہے کہ تعطیل کے روز یا جس روز آدھے دن کا مدرسہ ہو لڑکوں کو قریب کے جنگل و پہاڑوں میں لیجایا جایا کرے تاکہ تازہ ہوا بھی اونکو ملے اور جو بعض اصطلاحات جغرافیہ

کہ اونکو اوس وقت کتاب مین پڑہنے اور یاد کرنے مین مشکل معلوم ہوتی ہین وہ موقع پر لیجا کر نظر سے دکھا دیے جاوین تاکہ آیندہ سمجھنے مین دشواری نہو ایسی تعلیم انگلستان مین بچون کو تھوڑے تھوڑے فاصلون پر لیجا کر دیجاتی ہی باقی خواندگی و مذہبی تعلیم اچھی طرح ہو رہی ہی۔ مذہبی تعلیم مین چند تبدیلیان کرنیکی ضرورت ہی مگر ہنوز یہ معاملہ زیر تجویز کمیٹی کارکن ہے۔

۶۔ کھیل کود۔ کھیل کود کا نیا سامان لڑکون کے واسطے آگیا ہی اگر کچھ روپیہ کمیٹی کے ہاتھ مین ہوا تو ارادہ ہی کہ امسال فٹ بال ٹیم انٹر اسکول ٹورنمنٹ مین بھیجا جاویگا۔

۷۔ تعداد طلباء۔ تعداد طلباء اسکول مین ۳۰ ستمبر کو ۲۳۸ تھی۔

۸۔ جنرل۔ جیسا کہ ہم اسکول سماچار ماہ اگست مین ذکر کر چکے ہین ہماری ضرورتین ہمکو مجبور کرتی ہین کہ بار بار ناظرین کے گوش گزار کرین کہ جبتک کافی طور سے امداد نہو بہت سی ترقیان جو کمیٹی اس اسکول مین کرنا چاہتی ہی بوجہ کمی سرمایہ کرنے سے رہجاتی ہین دراصل اوسکو اسکول کی ترقی کہنا ایک صورت بیان ہی ہو ورنہ یون کہنا چاہیے کہ بوجہ کمی سرمایہ جس قدر کامون کی تکمیل مین دیر ہوتی ہی اوسی قدر ہمارے تعلیم پانیوالے بچون کی ترقی مین بھی دیر ہوتی ہی پس ہم اون مہان قوم کی کہ جنکے بچے اس اسکول مین تعلیم پاتے ہین خاص طور پر بخیال بہتری اونکے عزیز بچون کے اور کل اپنے دیس کے بھائیون کے عام طور پر بخیال ترقی اپنے قومی انسٹیٹیوشن کے توجہ دلاتے ہین کہ ہماری اس عرضداشت پر غور کرتے ہوئے جو ضرورتین کہ ہم بیان کرتے ہین اونکو پورا کرنے مین ہمارا ہاتھ بٹاوین۔

گنگا پرشاد ماتھر

اپیل

قحط زدہ بچون کا دل شگاف نظارہ

دردِ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو ورنہ طاعت کیلیے کچھ کم نہ تھے کرّوبیان

صاحبان ذیشان - میرے خیال مین اس بات کی صداقت محتاج دلیل نہین ہو کہ ہر ایک شخص کو دیگر نوع انسان کے ساتھ باشفاق محبانہ و بالطاف برادرانہ سلوک کرنا چاہیے - ہمین لازم ہو کہ دوسرون کی خوشنودگی کو موجب خوشی اور دوسرون کے رنج وغم کو اپنے لیے باعث الم خیال کرتے ہوے جملہ نوع انسان کے ساتھ برتاؤ ہمدردانہ سے پیش آنا اپنا سب سے اول و اعلی فرض قرار دیوین - دنیا مین شاید ہی کوئی مذہب ایسا ہو جسنے کہ اپنے معتقدون کو ہمدردی نامی وصف حمیدہ کے حاصل کرنیکی پُرزور الفاظ مین تاکید نہ کی ہو - اگر آپ ذرا غور و خوض سے دیکھین اور چشم باریک بین کو کام مین لاوین تو آپ پر صاف عیان ہو جاویگا کہ جملہ کائنات کے متعلق آپکے وہی فرایض ہین - جو کہ آپکے اعضاے بدنی کے آپکے جسم کے متعلق ہین - کیونکہ دراصل فرداً فرداً ہر شخص جسم دنیا کا ایک عضو ہو - اسی نقطۂ خیال سے شیخ سعدیؒ صاحب یون فرماتے ہین کہ بنی آدم اعضای یکدیگر اند - جس طرح جسمانی تندرستی وطاقت کو قایم رکھنے کے لیے ہمیں لازم آتا ہو - کہ ہر عضو

کے نشو ونما کی پوری احتیاط رکھیں - اسی طرح یہ بھی ضروری ہو کہ انہیں ہر
جسم کو تندرست رکھنے کے لیئے ہر فرد بشر کی حتی الوسع مدد اور حفاظت
کیجاوے - خاصکر اس وقت جبکہ وہ اپنی حفاظت آپ کرنے سے عاری ہو
پس یہ ظاہر ہے کہ آپکی قوم کے یتیم بچے آپ پر ہر ایک طرح کی امداد کا استحقاق
رکھتے ہیں -

صاحبان - کیا آپ پر لازم نہیں ہے کہ جاڑے کی کڑکڑاتی راتوں میں
جب کہ آپکے نور بصر آغوش مادر میں بستر استراحت پر آرام فرما ہوتے ہیں
خیال کریں ان یتیم بچوں کا جنہیں کنار مادر تو درکنار سردی سے بچنے
کے لیے کپڑا تک نصیب نہیں ہوتا اور ناتوان میں سردیاں کر رات بسر کرتے
ہیں - کیا آپ پر ضروری نہیں ہو کہ آپ خیال فرماویں اون بچوں کی طرف
جنہیں نعمتہا کے دنیا تو درکنار دو وقت پیٹ بھر کھانا بھی نصیب نہیں ہوتا اور
صدہا کی تعداد میں سیل حوادث کے تھپیڑوں کی تاب نہ لاتے ہوئے بعارضۂ
گرسنگی راہی ملک عدم ہوتے ہیں -

صاحبان اگر آپ ان بچوں کی خبر لینے سے پہلوتہی کرینگے تو کون
خبرگیر ہوگا ان لاوارثوں کا جنہیں آسمان کجرفتار کی گردش نے آسیا
کی طرح پیس کر مٹی میں ملا دیا - آخر وہ بھی تو کبھی کسی پدر دلدادہ کے نور بصر
تھے آخر وہ بھی تو کبھی کسی مادر شفیق کے لخت جگر تھے پھر کیا آپ کا فرض
نہیں ہو کہ آپ ان یتیم بیچارہ دن مصیبت کے ماروں کی حتی الوسع بلکہ
آپے سے بڑھکر بھی امداد کریں یا امداد میں حصہ لیویں -

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ آریہ سماج یتیم خانہ واقع چھاونی فیروزپور
کے کارہاے نمایاں سے بے بہرہ نہیں ہونگے زمانہ ماضی میں جو ملکی

وقومی خدمات اس یتیم خانہ سے ظہور مین آئی ہین - محتاج بیان نہین ہین
اس جگہ صرف اس قدر کہدینا کافی وشافی ہوگا کہ اسی یتیم خانہ کے طفیل
صدہا بچون نے موت کے خوفناک پنجون سے نجات حاصل کی -
اسوقت اس یتیم خانہ مین ۱۶۹ لڑکے ولڑکیان ہین - جنکی نہ صرف
اچھی طرح سے پرورش ہی کیجاتی ہی بلکہ جنھین انواع واقسام کی دستکاری بھی
سکھلائی جاتی ہی تاکہ بڑے ہوکر قلت روزگار سے بری رہین -
اسوقت یتیم خانہ کا ماہواری خرچ ۱۲۰۰ روپیہ ہے جو ایک کثیر رقم ہے جبکہ
ہماری مستقل آمدنی صرف ۲۰۰ روپیہ ماہوار ہی ہے - اس زیادتی اخراجات
کو پورا کرنیکے لیے ہمین اپنے مہربانون کے دست نگر ہونا پڑتا ہے لیکن یاد
رہے کہ جو اشخاص قومی کامون کے لیے گھر ہوتے ہوے خیرات دینے
سے منکر ہوتے ہین وہ اپنے اہم فرایض سے پہلو تہی کرتے ہین - خیرات
دینے سے دولت کبھی نہین گھٹتی -

زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا
چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور

امید واثق ہے - کہ ہماری اپیل رائیگان ہی نہین جاویگی اور صاحبان
والاشان یتیم خانہ کی مدد کرکے سعادت دارین حاصل کرینگے -

اناتھون کے ناتھون کا داس

پنڈت جاتی رام

آنریری سکریٹری یتیم خانہ آریہ سماج فیروزپور

اندر کی دوسری لغزش

پورانک اندر کا تو کیرکٹر ہی یہ ہی کہ دوسرون کی ترقی سے اوسکو اپنے تنزل کا اندیشہ پیدا ہوتا ہی۔ اسلیے دوسرون پر حملہ کرنا یا نیش زنی کرنا اوسکا خاصہ بیان کیا جاتا ہی۔ مگر ہمارے معزز ہمعصر لاہوری اندر نے تو روحانی۔ دماغی۔ جسمانی مجلسی ملکی اور سرو دیشی ہارمنی پیدا کرنیکے لیے جنم لیا ہی۔ جیسا کہ اوسکے ٹائیٹل پیج سے ظاہر ہوتا ہی پس ہمارے اندر کی کوششون کا مرکز تو ہارمنی ہونا چاہیے مگر معلوم ہوتا ہی کہ اندر نے ہارمنی پیدا کرنیکا یہ ذریعہ تصور کیا ہی کہ ہر ایک اپنے مخالف خیال رکھنے والے کو بیخ و بُن سے نیست نابود کر دیا جاوے تاکہ بجاے اپنی اپنی ڈفلی اپنے اپنے راگ کے اندر کی ڈفلی اور سب کا راگ رہجاوے۔ اس لیے اندر نے اب چومکھا لڑائی شروع کردی ہی چنانچہ دیو گرو بھگوان سے خدائی بھر کی لڑائی کرتے کرتے کانپور پر بھی جھک ہی پڑے۔ ابھی تک اندر کی لغزش زبانی ہی تھی افسوس تھا اب پانون بھی لڑکھڑانے لگے۔

اکتوبر ۱۹۰۸ع کے رسالہ مین اندر نے "اندر کا کانپور پر دوسرا حملہ" اس سرخی سے ایک مضمون شائع کیا ہی۔ ہم تو سمجھ گئے کہ یہ آفت سماچار ہی پر آئی مگر اندر نے آغاز مضمون مین ہی تسلی دیدی کہ یہ حملہ سماچار پر نہین ہی بلکہ زمانہ پر جو دوسرا حملہ کیا ہی سُنیے اندر کا کانپور پر پہلا حملہ اوس وقت ہوا تھا جبکہ کانپور شُدھی سماچار نے شدھی کے بارہ مین کچھ اشدہ لیکھ چھاپ مارا تھا۔ بہت لے دے کے بعد آخرکار چھپ چند ہوگئی" یہ اندر کی دیو بانی اور شیرین زبانی ہی ہیر شکر ہے۔ اندر نے اب قبول کر لیا ہی کہ کانپور سماچار مین اشدہ لیکھ

چھپ گیا تھا - اب یہ اصرار نہین ہو کہ آریہ سماچار یا آریہ سماج کانپور کے سبھاسد نے غلط بیانی کی - اور بعد اون مراسلات کے شائع ہونیکے جو سماچار ماہ نومبر ۱۹۰۸ء مین شائع ہوے اندر کو بھی اپنی لغزش محسوس ہو گئی ہو گی خیر یہ جملہ معترضہ تھا - اندر نے زمانہ کے خلاف جنگ کرنے مین کہان تک کامیابی حاصل کی - اسکا فیصلہ زمانہ کریگا مگر اس قدر کہنا بیجا نہو گا کہ ہمارے خیال مین اندر نے اپنے سچے ہتھیارون مین بھی اپنی سخت کلامی سے کسی قدر زنگ لگا دی ہے - خیر اسکو اندر جانے یا زمانہ ہمکو تو اپنی خیر منانا ہے - *

سماچار کے ناظرین کو معلوم ہو کہ پرکاش لاہور نے " کیا شانتی کے لیے جنگ لازمی ہے " اس عنوان سے اپنے اخبار مین چند مضامین شائع کیے تھے جنمین یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ بلا جنگ یا جہاد کے شانتی کا قیام ناممکن ہی - آریہ سماچار کے جولائی و اگست ۱۹۱۰ء کے پرچون مین اوسکے ایک نامہ نگار نے پرکاش کے اون مضامین پر ریویو کیا تھا اور یہ دکھلایا تھا کہ جبسے آریہ سماج مین اس قسم کی جنگی اسپرٹ کا ظہور ہوا ہے تب سے آریہ سماج کا مشن معرض خطر مین ہی - غیرون کا اسمین شامل ہونا تو درکنار رات دن کی خانہ جنگیون سے تنگ آکر اسکے اپنے ممبر بھی اس سے کشیدہ خاطر ہوتے چلے جاتے ہین اس مناسب و معقول ریویو پر پرکاش نے تو خاموشی اختیار کی لیکن ہمارے پرانے مہربان اندر نے پرکاش کے ڈفینس مین قلم اوٹھایا ہی اور پرکاش نے بھی اندر کے اوسی مضمون کو شائع کر دیا ہے اچھا اب ہمکو دیکھنا چاہیے کہ آپ پرکاش کے ڈفینس مین کیا دلائل پیش کرتے ہین - اول آپ پرکاش کے اس دعوی کے ثبوت مین کہ شانتی

* اسی مضمون پر ... [illegible]

شانتی کیلئے جنگ لازمی ہی،، آریہ سماچار جلد کے اوس مضمون کو پیش کرتے ہین کہ جو اوس کے جواب مین لکھا گیا ہی۔ ہم تسلیم کرتے ہین کہ یہ قلمی جنگ ہی۔ ہم تسلیم کرتے ہین کہ بعض اوقات شر و فساد کے فرو کرنے کے لیے بھی جنگ جاری رکھنا پڑتا ہی۔ لیکن ہم اپنے معزز ہمعصر سے دریافت کرتے ہین کہ سماچار کے مضامین مین یہ دعوی کب اور کہان کیا گیا ہی کہ وہ شانتی کے لیے مطلق مقابلہ و جنگ کی ضرورت نہین،، سماچار کے مضامین مین تو خاص ہی ریفارمرون مین بھی کسی درجہ تک اکسٹریم ازم کا ہونا تسلیم کیا گیا ہی اون مین تو پرکاش کے صرف اس غلط اصول کی کہ "شانتی کے لیے جنگ لازمی ہی" تردید کیگئی تھی۔ اور ہمارے خیال مین بجا تردید کیگئی تھی۔ بہبود عوام اور اصلاح خلایق چاہنے والے گو اونھین سخت مجبوری کی حالت مین جنگ کرنا پڑے لیکن حتی الامکان اس سے پرہیز کرتے ہین۔ ایسے ہتھیار کو جسکو کہ پولیٹیشن بھی سخت مجبوری کی حالت مین کام مین لاتے ہین شانتی یا مذہب کا جزو یا لوازمہ قرار دینا شانتی یا دہرم کی سخت توہین کرنا ہی۔

آگے چلکر آپ پرکاش کی اس راے سے کہ وہ اصولون کے سوال پر شخصیت کی بنا پر کسی سے راضینامہ نہین کرنا چاہیے،، آریہ سماچار کا اتفاق ظاہر کرتے ہین بلا شک آریہ سماچار اسکا سخت مخالف ہی کہ شخصیت کی بنیاد پر (خواہ وہ کیسی ہی برگزیدہ کیون نہو) اپنے اصول کو نظر انداز کر دیا جاے۔ اسی کے متعلق آریہ سماچار نے لکھا تھا کہ وہ جو لوگ شخصی یا چند لوگون کی راے کو بھی آریہ سماج کا بنیادی اصول قرار دیتے ہین وہ غلطی پر ہین۔ جو رشیون کے احکام ویدون کے مطابق ہین گو وہ ہمارے لیے قابل تعظیم ہی نہین بلکہ قابل عمل بھی ہین تاہم بلحاظ اوس مریادا کے کہ جو اون رشیون نے باندھی ہی۔ ہم اونکو آریہ سماج کا بنیادی

اصول نہین قرار دیسکتے "

اسپر ہمارا معزز ہمعصر لکھتا ہے کہ "یہ سوامی دیانند کے منتویہ امنتویہ پر چوٹ ہے اسلیے کہ وہ شخصی راے ہی اگر سماچار اپنے اس اصول پر قایم ہے تو اوسکے اصول کے مطابق آریہ سماج کے دس نیم بھی اوڑا دینے چاہیے کیونکہ وہ بھی تو شخصی راے کا نتیجہ ہین - ورنہ سماچار ثابت کرے کہ وہ کس وید کے منتر ہین اگر کہو کہ وہ وید کے منتر تو نہین ہین لیکن ویدانوکول ہین - تو جب رشی کی ایک راے کو ویدانوکول ہونے پر سماج کا بنیادی اصول بناتے ہو تو اوسکی دوسری ایسی ہی ویدانوکول راے یا سدھانت کو کیون پرے پھینکتے ہو "

یہ ہماری سمجھ مین نہین آیا کہ ہمارا یہ اصول قایم کرنا کہ "شخصی راے آریہ سماج کا بنیادی اصول نہین ہوسکتی" سوامی دیانند کے منتویہ پر چوٹ کیونکر ہوسکتی ہے جبکہ سوامی دیانند نے ہی اس اصول کو قایم کیا ہو - اسمین شک نہین کہ سوامی دیانند نے خود رشیون کی بڑی عزت کی ہے اور بڑے ادب سے اونکے نام اور رایون کا تذکرہ کیا ہے باوجود اسکے کسی رشی کی راے کو تاوقتیکہ وہ وید کے مطابق نہو - قول فیصل نہین مانا - پھر اگر کوئی شخص اسی معیار کو (جو سوامی دیانند نے قایم کیا ہے) اپنے سامنے رکھتا ہوا کسی شخصی راے کو (خواہ وہ سوامی دیانند ہی کی کیون نہو) امتحان کی کسوٹی مین پرکھنے کی ضرورت سمجھے تو کیا گناہ کرتا ہے - ہمارا یہ منشا ہرگز نہین ہے کہ رشیون کی راے کی یا سوامی دیانند کی راے کی ہم لوگ وقعت نہ کرین بلکہ خود مضمون زیر بحث مین یہ تحریر تھا کہ " اونکی رائین ہمارے لیے قابل تعظیم ہی نہین بلکہ قابل عمل بھی ہین تاہم وید کی موجودگی مین ہم اونکو اپنا بنیادی اصول قرار نہین دیسکتے "

اب رہا آریہ سماج کے دس نیم کا معاملہ - اگرچہ دس نیم صریحًا کسی یا کنہین

ویدمنترون کا ترجمہ نہین ہین۔ تاہم چونکہ آریہ سماج نے بالاتفاق اونکو اپنا اصول قرار دیا ہی اسلیے وہ ایک جماعت کے مسلمہ بنیادی اصول ہین اور اونکی متابعت ہر ممبر پہ لازمی ہی۔ مثل دس نیمون کے۔ اگر اور کسی شخصی کتاب یا شخصی رائے کو بھی آریہ سماج نے بلا کسی شک یا اختلاف کے تسلیم کیا ہو یا اوسکو اپنا مسلمہ اصول قرار دے لیا ہو تو اوسکی متابعت بھی ہمارے لیے لازمی ہونی چاہیے۔ جبتک کہ ہم اوس سوسایٹی کے ممبر رہین۔ ایک شخصی رائے اور جمہور کی مسلمہ رائے مین بھی امتیاز ہے جسکو ہمارے معزز دوست نے نظر انداز کیا ہی۔ اگے چلکر ہمارا دوست سماچار کے اوس مضمون سے یہ نتیجہ نکالتا ہی کہ ہم نیمون کی پابندی کو ڈھیلا کرنا چاہتے ہین اور اسکی تائید مین اندر نے سماچار کے مضمون نگار کی اس عبارت کو نقل کیا ہی "جو لوگ آٹھ اصول کی پابندی کرتے ہین اور دو کے لیے کٹھین وجوہات سے ابھی تیار نہین ہین۔ وہ اگرچہ اون لوگون کے مقابلہ مین کہ جو دسون نیم کی پابندی قولاً و عملاً کرتے ہین۔ کمتر ہون۔ لیکن اوس ممبر سے جو چار کی پابندی کرتا ہی۔ ضرور فوقیت رکھتے ہین" ہم حیران ہین کہ اسمین کونسا لفظ ایسا ہی کہ جس سے نیمون کی پابندی غیر ضروری ثابت ہوتی ہو۔ معلوم ہوتا ہی کہ "دو کے لیے ابھی تیار نہین ہین" اس جملہ کا مطلب ہمارے دور اندیش دوست نے اپنے ذہن مین یہ سمجھا ہی کہ جو دو اصول کے خلاف ہین۔ تبھی تو آپ لکھتے ہین کہ "سماچار کی رائے مین ایشور اور وید کے منکر بھی آریہ سماج کے ممبر ہوسکتے ہین" ہمارے خیال مین یہ اندر کی دوسری لغزش ہی۔ ہم اس خوش فہمی کی کہان تک داد دین کہ وہ شخص جو اس اصول کو مانتا ہے کہ ایشور آدی کارن ہی اور اوسکی اوپاسنا کرنا فرض ہی۔ وہ شخص ایشور کا منکر محض اسوجہ سے ہے کہ وہ اوپاسنا نہین کرتا ہے۔

ہمارے لایق دوست نے یہ خیال نہین کیا کہ کسی اصول کو تسلیم کرنا یا ماننا اور اوسکی تعمیل اور پابندی کرنا ایک ہی شے نہین ہین - ویدون کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریون کا پرم دھرم ہے یہ آریہ سماج کا ہر ایک میمبر جانتا ہی لیکن اگر اس اصول کی پوری پابندی کا لحاظ کیا جاوے تو آج آریہ سماج کی بینچین خالی ہو جاوین -

ہمارے معزز دوست نے یہ خیال بھی نہین کیا کہ سماج کی میمبری کے دو درجے ہین - ایک سادہارن سبھاسد - دوسرا آریہ سبھاسد - فرض کیجیے کہ اگر ایک شخص جگیاسو ہو کر سماج مین آتا ہی اور کہتا ہی کہ مین ایشور اور ویدون کو مانتا ہون یعنی ایشور ہے اور ویدا وسکے احکام ہین اسپر میرا عقیدہ ہے پس اس سے زیادہ اور مین کچھہ نہین جانتا - آپ مجھے آریہ سماج کا میمبر بنائیے تاکہ مین اوسکی ماہیت سمجھہ سکون تو اوسکے لیے غالباً آپکا جواب یہ ہوگا کہ پہلے تم چارون ویدون کو پڑھہ آؤ اور یوگ یا سمادھی کے ذریعہ سے ایشور کا ساکشات کار کرلو تب تم آریہ سماج کے میمبر ہو سکتے ہو کیونکہ موجودہ حالت مین تم آریہ سماج کے پہلے تین نیمون کی پابندی نہین کر سکتے - اب آپ ہی بتلائیے کہ ایشور وید اور آریہ سماج کی صفائی آپ کرتے ہین یا سماچار کا نامہ نگار - ہم تو ایسے لوگون کو بھی جو آریہ سماج کی تعلیم سے ناآشنا ہین - اگر اوسکے اصول پر چلنے کی پرتگیا کرتے ہین - فائدہ اوٹھانیکا موقع دیتے ہین اور اس طرح پر اوسکے دایرہ اثر کو بڑھانیکی کوشش کرتے ہین لیکن آپ بعض اونھین لوگون کے لیے کہ جو وید و شاستر سے ماہر ہی نہین بلکہ اونکے عامل بھی ہین - آریہ سماج کی میمبری کا دروازہ بند کرتے ہین - اگر خدانخواستہ آپکی رای پر عمل کیا جاوے اور یہ عہد لکھا یا جاوے کہ وہ ہی شخص سماج کا میمبر ہو سکتا ہی جو دسون نیمون کی

پوری پابندی کرتا ہو تو آج آریہ سماج کا پلیٹ فارم خالی ہو جاوے کیونکہ
اسمین ایسے میمبر جو ویدون سے نہ صرف واقف ہی ہون بلکہ اونکی من وعن
تعمیل بھی کرتے ہون شاید ہی کوئی نکلے تو نکلے - ہمین شبہہ تو یہ ہی کہ مہاراج
اندر بھی اس امتحان مین پورے نہ اوترینگے - ہم تو یہی دیکھتے ہین کہ بالعموم
لوگون کی رجحان اور اونکے آیندہ وعدے پر ہی قناعت کرکے اون کو
میمبری کا سرٹیفکٹ دیدیا جاتا ہی - ویدونکی صفائی اور ایشور کی صفائی جسکا
اندر کو اندیشہ ہی وہ سماچار اور اندر دونون کی طاقت سے باہر ہے مگر ہان
اگر اندر کی صلاح پر عمل کیا جاوے تو آریہ سماج کی صفائی ضرور ہو سکتی ہی -
ہم جہانتک سمجھتے ہین آریہ سماج ایک دارالشفا ہی - جو ہر قسم کے مریضون
کا وقت اور موقع کے لحاظ سے علاج کرنے کے لیے قایم کیا گیا ہے - جو لوگ
مریضون کے لیے اسکا دروازہ بند کرتے ہین اور اونسے کہتے ہین کہ پہلے تم
تندرست ہو لو تب یہان آنا وہ نہ صرف اسکے مشن کو دھکا لگاتے ہین
بلکہ لوگون کو تندرستی سے بھی باز رکھنا چاہتے ہین - ہماری اس تحریر سے کسی
قسم کی غلط فہمی نہ پیدا ہو - اسلیے ہم اسکو ذرا اور صاف کیے دیتے ہین - آریہ سماج
کو دارالشفا قرار دینے سے ہمارا یہ منشا ہرگز نہین ہی کہ اسمین جو لوگ شامل
ہون وہ بلا کسی قسم کے امتیاز کے اپنے کو ڈاکٹر یا کمپونڈر کا قایم مقام سمجھنے
لگین - یہ رتبہ تو بیشک اونھین لوگون کو حاصل ہو سکتا ہی کہ جنھون نے اسکے
روحانی مسایل مین درک اور عملی زندگی مین خاص امتیاز حاصل کیا ہی لیکن
اسکے بیمارون کی فہرست مین داخل ہونیکے لیے منتہی ہونیکی کوئی ضرورت
نہین ہے صرف اونکا علاج کے لیے رجوع ہونا کافی ہے - آریہ سماج کی جانب
سے اونکو پرہیز کی ہدایت ہونی چاہیے - اگر پورے طور پر وہ اسکے پابند نہون

تو ہمین اونکا اپنا نقصان ہے۔ مگر آریہ سماج کسی حالت مین اونکو دوا دینے سے پہلوتہی نہ کرے۔ کیا یہ حیرت کا مقام نہین ہے کہ آج ایک بیمار آریہ سماج مین آکر ڈاکٹر بن بیٹھتا ہے اور اپنے دوسرے بھائیون کے لیے یہ نسخ لگاتا ہے کہ جبتک وہ تندرست ہو کر نہ آوین اونکو دوا نہین دیجا سکتی۔

ازان بعد اندر پرکاش کو گرودم قایم کرنیکے الزام سے بری کرنا چاہتا ہے اور فرماتا ہے کہ سماچار کا یہ نتیجہ نکالنا ایک بیہودہ نتیجہ ہے۔ اسلیے کہ پنجاب مین گرودم کی مٹی پلید کیجارہی ہے۔ جیسا کہ مسٹر ستیانند اگنی ہوتری معروف بہ دیوگرو بھگوان کی مثال سے ظاہر ہے۔ ہم اس منطق کے سمجھنے سے قاصر ہین ہان تو یاد پڑتا ہے کہ پرکاش نے کھلے لفظون مین پنڈت گرودت مرحوم و لالہ منشی رام کو یکے بعد دیگرے سوامی دیانند کا جانشین قرار دیا تھا مگر ہے ہر چہ از دوست میرسد نیکو است

اخیر مین اندر اپنی معمولی عادت کے مطابق مخول اڑاتا ہوا سماچار کو صلاح دیتا ہے کہ وہ اپنے ہموطن دیوگرو بھگوان کو اپنے یہان بلا کر کانپور سماج کا میمبر بنالے۔ کیونکہ وہ ایشور اور ویدون کو نہین مانتا۔ باقی اصولون کی پابندی کریگا،، اگر مسٹر اگنی ہوتری کے سعادتمند اور ارادت کیش شاگرد لاہور سماج کے میمبر بن سکتے ہین تو کوئی وجہ نہین ہے کہ کانپور آریہ سماج مسٹر ستیانند کو اپنا میمبر نہ بنا سکے۔ بشرطیکہ وہ وید اور ایشور پر اپنا ایمان لاوین کسی چیز کا نہ جاننا اور نہ ماننا گو علمی اصطلاح مین ہم معنی ہون لیکن رواج مین بڑا فرق ہے۔ نہ جاننے والا معاف کیا جا سکتا ہے۔ لیکن نہ ماننے والا نہین پس زید ہو یا بکر کوئی ہو۔ جو یہ اقرار کرتا ہے کہ مین ایشور اور ویدون کو مانتا ہون گو اونکی ماہیت ابھی نہین جانتا۔ ہماری راے مین وہ مستحق آریہ سماج کی ممبری کا ہے۔ اور اسی اقرار پر اگنی ہوتری خاندان کے اکثر اشخاص کانپور و اکبرپور

وغیرہ سماجون کے ممبر ہین تو پہر کوئی وجہ نہین ہوسکتی کہ دیوگرو بھگوان اس استحقاق
سے محروم کیے جاوین - لیکن یہ بلا آپ کانپور سماج کے سر کیون ٹالتی ہین - بہتر تو یہ ہے
کہ یہ درخواست آپ لاہور آریہ سماج سے کرین جسنے اپنی زبردست قوت کشش سے
دیوگرو بھگوان کے شاگرد رشید کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے کیا وہ گرو کو نہین کھینچ سکتا لیکن
اگر وہ ویدونکے الہام اور ایشور کی ہستی سے انکار کرتا ہوا کسی مذہبی سماج کا ممبر بننا چاہے
تو اوسکے لیے مناسب جگہ کسی ایسی متوالی سماج مین ہونا چاہیے - جہان دو بازی
ہوتی ہو - جہان ہنٹر سیرز کا سامان موجود ہو - جہان خدائی بمب تیار ہوتے ہون -

آریہ سماچار کے مضمون نگار کا ہرگز یہ منشا نہ تھا کہ بدی کی بیخکنی نہ کیجاوے
اوسکا اعتراض صرف طریقہ کی بابت تھا - آریہ سماجک اخبارات کے کالم
تو تو مین مین اور گندے اور بیہودہ شخصی حملون سے پاک ہونے چاہئیں - اس اعتراض
کی معقولیت کو پرکاش نے خود ایک پہلو سے تسلیم کر لیا ہے - ہم اپنے معزز دوست
اندر کی توجہ پرکاش مورخہ ۶ اکتوبر ۱۹۰۸ء کے مضمون "خرابی کی جڑ" کیطرف
مائل کرتے ہین جسمین پرکاش تحریر کرتا ہے "جہانتک اصول کا سوال ہے
وہانتک آریہ سماج کا کوئی قصور نہین ہے - ہان طریقہ مین غلطی ضرور ہے - آریہ سماج کے
اندر آچار کے متعلق جدوجہد جاری رہنی چاہیے - لیکن ایسے طریق پر کہ اون
شخصون کو جنکا آریہ سماج سے کوئی تعلق نہین ہے - اوسکا مطلقاً کوئی علم نہ ہو -

اسوقت اگر آریہ سماج بدنام ہو رہا ہے تو اسکی ساری وجہ یہ ہے
کہ ہر ایک معاملہ تصفیہ کے لیے اخبارات مین لانا پڑتا ہے - جنکو آریہ سماجی اور
غیر آریہ سماجی دونون پڑھتے ہین - اگر کوئی ایسا انتظام ہو جاوے - جس سے
اس قسم کے معاملات کا اخبار مین آنا بند ہو جاوے تو آریہ سماج کے ماتھے پر جو سیاہی کا ٹیکا
لگایا جا رہا ہے وہ بہت حد تک دُھل جاوے - الخ -

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب آریہ سماچار

براہ کرم مندرجہ ذیل حالات ڈیپوٹیشن کالج سوسائیٹی سماچار مین درج فرماکر مشکور کرین -

تاریخ ۲۶ ستمبر کی شام کو ایک ڈیپوٹیشن جسمین بابو جوالا پرشاد صاحب و بابو بھولا صاحب و یہ کمترین شامل تھے - کانپور سے چلکر تاریخ ۲۷ ستمبر کی صبح کو بریلی پہونچا - لکھنؤ اسٹیشن سے بابو سریو دیال صاحب بھی شریک ڈیپوٹیشن ہو گئے تھے بریلی کے سماجک پرشون نے بڑے پریم اور مہربانی سے نہ صرف ہملوگونکا استقبال اور مہربانی کی بلکہ ڈی اے وی اسکول دہرہ دون کے لیے چندہ کی فہرست کھولکہ عملی ہمدردی کا اظہار کیا ۲۷ ستمبر سے لغایت ۲ اکتوبر پانچ دن تک ڈیپوٹیشن نے بریلی مین کام کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ کل چندہ مبلغ عــہ لکھا گیا منجملہ اوسکے اماسے نقد وصول ہوگیا بقایا چندہ کی وصولی کے لیے ایک سب کمیٹی بنادی گئی جسکے سیکرٹری بابو مرلیدہر صاحب مقرر کیے گئے امید ہی کہ سب کمیٹی کی کوشش سے علاوہ وصولی بقایا کے نئے چندہ کے لکھانی اور وصول کرنیمین بہی کوشش کیجائیگی ہم اس موقع پر خاص طور پر بابو مرلیدہر صاحب و بابو بلدیو پرشاد صاحب وکیل و پنڈت لشن لال صاحب ایم اے منصف و سیٹھ پورن پرشاد صاحب رئیس و بابو لچھمی نراین صاحب رئیس کر کہ جنہون نے ڈیپوٹیشن کی اغراض سے پوری ہمدردی اور عملی امداد فرمائی نہایت ہی مشکور ہین سچ تو یہ ہے کہ اس خوشگوار موسم مین جبکہ بیماری

کی کثرت نے اہل شہر کو نہایت ہی تنگ کیا ہوا تھا اس کامیابی کا ہونا انھیں اصحاب کی بیغرضانہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔

۳۔ اکتوبر کی صبح کو ہمارا ڈیپوٹیشن رامپور پہونچا۔ یہان کئی وجوہات سے چندہ نہو سکا۔ لیکن بابو راج بہادر صاحب دیوان ریاست نے مبلغ ؎ چندہ تحریر فرماکر ہماری حوصلہ افزائی کی۔ ہم بابو صاحب موصوف کے نہایت ہی مشکور ہین کہ اونھون نے ہمارے ڈیپوٹیشن کو رامپور سے خالی واپس نہونے دیا اوسی روز شام کو ہملوگ مرادآباد پہونچے۔ یہان بھی چند وجوہات سے شہر مین چندہ نہ ہوسکا۔ لیکن بابو بیزل صاحب رئیس کندرکی نے مبلغ سو روپیہ چندہ تحریر فرماکر ہماری ہمت کو بڑھایا۔ اسکے بعد ۴ اکتوبر کی شام کو ہم لوگ میرٹھ پہونچے۔ افسوس کہ یہان بھی منشی نہال سنگھ صاحب وکیل و بابو گھاسی رام صاحب وکیل کی بیماری کیوجہ سے فی الحال چندہ کے متعلق کچھہ کارروائی نہوسکی۔ میرٹھ سماج نے پہلے سے ہی چندہ کی فہرست کھولی ہوئی ہی اور دسمبر مین سالانہ جلسہ کے موقع پر اوسکی تکمیل کا وعدہ کیا ہے۔ امید کہ اوسوقت ایک معقول امداد کالج سوسائٹی کو میرٹھ سماج سے حاصل ہوگی۔

بعد ازان ۶ اکتوبر ۱۹۰۰ء کو ہملوگ مظفرنگر پہونچے یہان بھی بوجہ چند در چند حالات ایسے ناموافق تھے کہ فی الحال چندہ کے متعلق کوئی کارروائی نکیجا سکی لیکن لالہ خیراتی رام صاحب مختار نے اپنی عالی ہمتی سے ہملوگونکو بالکل مایوس نہونے دیا یعنی ذات خاص سے مبلغ ؎ کا عطیہ کالج سوسائٹی کو بغرض میموریل فنڈ عطا فرماکر اپنا مشکور بنایا۔ ازان بعد بتاریخ ۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء کو مظفرنگر سے ڈیپوٹیشن کانپور واپس آیا۔ اس دورہ مین جسقدر چندہ لکھا گیا اور وصول ہوا اوسکی فہرست ذیل مین درج کیجاتی ہے

بدری دت شرما

فہرست چندہ دہندگان بریلی

نمبر	نام	تعداد چندہ	وصول	باقی
۱	بابو لچھمی ترائن رئیس	لعہ	۰	لعہ
۲	پنڈت بشن لال منصف	لعہ	لعہ	۰
۳	بابو مرلیدھر پنشنر	عا،	عا،	۰
۴	بابو جگناتھ پرشاد پنشنر	دعہ	عہ	دعہ
۵	بابو پیارے لال پلیڈر	دعہ	عہ	صہ،
۶	منشی جوالا سہائے رئیس	عہ	عہ	۰
۷	منشی گوری شنکر رئیس	صہ،	صہ،	
۸	منشی اندر سہائے رئیس	صہ،	صہ،	
۹	کنور شیام بہادر رئیس	صہ،	صہ،	
۱۰	منشی ہمت بہادر رئیس	صہ،	صہ،	
۱۱	لالہ کنہئی رام	ع	عہ	
۱۲	بابو بہاری لال صاحب پنشنر	صہ	دعہ	دعہ
۱۳	پنڈت رام پرشاد دوبے	دعہ	دعہ	۰
۱۴	سیٹھ پورن پرشاد رئیس	عہ	عہ	
۱۵	ٹھاکر گدادھر سنگھ ڈپٹی پوسٹماسٹر	عہ	عہ	
۱۶	سیٹھ بانکے لال وچندر سین	صہ،	صہ،	
۱۷	سیٹھ شیو پرشاد رئیس	عہ	عہ	
۱۸	لالہ گلاب رائے کشن لال	للعہ،	للعہ،	

نمبر	نام	تعداد چندہ	وصول	باقی
۱۹	لالہ کنول	صہ ر	.	صہ ر
۲۰	لالہ بلدیو پرشاد و گوبند پرشاد	عہ ر	عہ ر	
۲۱	بابو برج کشور	للعہ ر	للعہ ر	
۲۲	لالہ چنی لال	عما	عما	
۲۳	لالہ پرشادی لال	عما	عما	
۲۴	رائے کشن لال پنشنر جج	صہ ر	صہ ر	
۲۵	لالہ انو لال	للعہ ر	للعہ ر	
۲۶	بابو ٹیکا رام	صہ ر	صہ ر	
۲۷	بابو مہاراج نراین رئیس پیلی بھیت	دعہ	.	دعہ
۲۸	منشی جوالا پرشاد گورنمنٹ پینشنر	عہ	.	عہ
۲۹	رائے دیوی پرشاد پینشنر	عہ	.	عہ
۳۰	ٹھاکر گجراج سنگھ	صہ ر	صہ ر	
۳۱	پنڈت ہرگوبند اوپادھیائے	صہ ر	.	صہ ر
۳۲	مسماۃ سکھ دیوی	عہ	عہ	.
۳۳	مسٹر دیبی سہائے	صہ ر	صہ ر	
۳۴	بابو بھیرون پرشاد	صہ ر	عما	سے ر
۳۵	بابو بھولا ناتھ اسسٹنٹ سرجن	صہ ر	صہ ر	
۳۶	بابو پریم سنگھ	صہ ر	.	صہ ر
۳۷	بابو برج لال و رگھنندن پرشاد رئیس	عہ	عہ	.
۳۸	بابو بہاری لال	للعہ ر	للعہ ر	.
۳۹	منشی رامچرن لال رئیس	عہ	عہ	.
۴۰	بابو مرلیدھر پینشنر	عہ	عہ	.
۴۱	بابو برج بہاری لال وکیل	صہ ر	.	صہ ر
۴۲	بابو بھگوانداس جوہری	صہ ر	صہ ر	.

نمبر	نام	تعداد چندہ	وصول	باقی
۴۲	بابو ماتا پرشاد جوہری	صہ/	صہ/	.
۴۴	منشی دیانند	٦	٦	.
۴۵	پنڈت مہیشی لال ڈپٹی انسپکٹر	صہ/	صہ/	.
۴۶	بابو جوالا پرشاد سب پوسٹماسٹر	٦	٦	.
۴۷	بابو بلدیو پرشاد وکیل	عہ	.	عہ
۴۸	بابو برج موہن لال رئیس	عہ	عہ	.
۴۹	بابو گنگا سرن ماسٹر	صہ/	.	صہ/
۵۰	لالہ کہنی لال صاحب ٹہیکہ دار	عہ	عہ	.
	میزان	سالعہ	اہالعہ	ماللعہ
	چندہ از رام پور			
۱	بابو راج بہادر دیوان	عہ	عہ	للعہ
۲	بابو پیر شاد	عہ/	عہ/	
۳	امراؤ سنگہ	عہ/	عہ/	
۴	لالہ بنواری لال	عہ/	عہ/	
۵	پنڈت بدری دت	عہ/	عہ/	
	میزان	للوعہ	للوعہ	للعہ
	از مرادآباد			
۱	بابو بیر بل صاحب رئیس کندرکی	ماہ	.	ماہ
	میزان	ماہ	.	ماہ
	از مظفر نگر			
۱	منشی خیراتی رام مختار	عہ	عہ	.
	میزان	عہ	عہ	.
	میزان کل	لہامعہ	اماللولعہ	ساللوعہ

سماجک و عام خبرین

افسوسناک موت۔ ہمارے ناظرین پنڈت امراؤ سنگھ صاحب ساکن رڑکی کے نام نامی سے واقف ہونگے۔ آپ آریہ سماج کے پرانے رکن تھے اور شریمان سوامی جی کے فیضان صحبت سے آپ نے بہت کچھ فایدہ حاصل کیا تھا۔ عربی و فارسی زبانین آپ کی لیاقت مسلمہ تھی خصوصاً اصول مناظرہ و منطق دانی مین تو آپ مہارت کامل رکھتے تھے۔ آریہ سماج کو آپکی ذات پر ناز تھا۔ مگر افسوس کہ موت کے خونخوار ہاتھ نے اس پرانے خادم کو بھی آریہ سماج سے ہمیشہ کے لیے علیحدہ کر دیا اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ پنڈت جی اپنی وسیع معلومات کا ذخیرہ کسی تصنیف کی شکل مین نہین چھوڑ گئے۔

برہمچاری آشرم منتظمان دیانند اینگلو ویدک کالج لاہور نے کالج موصوف سے متعلق ایک برہمچاری آشرم کھولا ہے جسکے قواعد آریہ گزٹ مین مشتہر کیے گئے ہین۔ ہمکو اس آشرم و نیز اسکے قواعد سے دلی ہمدردی ہے اور پرماتما سے اسکی کامیابی کی دعا کرتے ہین۔

ہندو لیڈی کی ہمت۔ ایک ہندو لیڈی ہوسٹیشن مین ایک انٹر کلاس کے کمرے مین داخل ہوئی جو کہ یوروپین لیڈیون کے لیے مخصوص تھا۔ وہ ابھی بیٹھی ہی تھی کہ ایک انگریز لیڈی جسکو اُس گاڑی اور اُسی درجہ مین سفر کرنا تھا آگئی اور ہندو لیڈی کے اوتر جانے پر مصر ہوئی۔ لیکن ہندو لیڈی نے اوترنے سے اسوجہ سے انکار کیا کہ انڈین لیڈیون کے لیے کوئی کمرہ نہین ہے میم صاحبہ دوڑی گیئن اور ریلوے افسر کو بلا لائین جسنے ہندو لیڈی کو اوتر جانیکو

کہا - لیکن اوسنے پھربھی انکار کیا لوگ وہان جمع ہوگئے - نظارہ دلچسپ تہا ہیم صاحبہ سے درخواست کی گئی کہ آپ سکینڈ کلاس مین بیٹھہ جاوین لیکن اوسنے انکار کیا کہ مین اسی درجہ مین بیٹھونگی جسکا مینے ٹکٹ لیا ہی اور ہندو لیڈی اس بات پر مصر تہی کہ جب تک انڈین لیڈیون کے واسطے علیحدہ کمرہ مہیا نہ کیا جاویگا وہ نہ اوتریگی - آخر اسی جھگڑے مین گاڑی چلدی اور ہندو لیڈی ہی اوس کمرے مین بیٹھی رہی -

مدناپور کے واقعات - مدناپور مین آج کل بہت بڑی ہلچل مچی ہی ہی بڑے بڑے زمیندار اور وکلاء کی گرفتاریان عمل مین آرہی ہین ناڈا جول کے ہز لیفٹیننٹ گورنر راجہ نریندر بعد تلاشی کے حراست مین کرلیے گئے شکر ہے کہ اب اونکی ضمانت منظور ہوگئی ہے - حال مین وہان کے وکلاء کا ایک ڈیپوٹیشن بسر گروہی مسٹر باگ بیرسٹر کلکٹر ضلع کی خدمت مین حاضر ہوا اور شکایت کی کہ ہملوگون پر خواہ مخواہ بغاوت کا الزام لگایا جاتا ہے - ہم مین سے کئی آدمی گرفتار کیے جاچکے ہین اور اندیشہ ہی کہ اور بھی گرفتار کیے جاوین - حضور افسران پولیس کو ہدایت فرماوین کہ وہ بلا ثبوت کامل بے بنیاد شبہہ پر ہی لوگون کو ایذا نہ پہونچاوین - کلکٹر صاحب نے جواب مین فرمایا کہ آپ لوگ اہالیان شہر کا ایک جلسہ منعقد کرین اور اوسمین اپنی وفاداری اور گذشتہ واقعات سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کرین - ڈیپوٹیشن نے اس تجویز کو بسر و چشم منظور کیا اور گھر کی راہ لی -

محمڈن ڈیپوٹیشن - پونا کے مسلمانون نے ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بمبئی کی خدمت مین ایک ڈیپوٹیشن بہیجا جسنے گورنر صاحب کی خدمت مین مفصلۂ ذیل مطالبات پیش کیے -

(۱) گورنمنٹ میونسپلٹیون مین ہماری تعداد مقرر کردے (۲) ایک اردو ٹریننگ کالج قایم کیا جاے (۳) دو مسلمان ڈپٹی انسپکٹر محکمہ تعلیم مین مقرر کیے جاوین (۴) ملازمت سرکاری مین مسلمانون کو زیادہ عہدے دیئے جاوین آخر مین اس بات کی شکایت کی کہ بمبئی ہائی کورٹ مین کوئی مسلمان جج نہین گورنر صاحب نے اسکے جواب مین فرمایا کہ تمام ممالک مین ماناریٹی کے وکلاء کا مناسب تعداد مین ہونا مشکل ہے اور مجھے کوئی ایسا ملک معلوم نہین جسمین ماناریٹی کی حالت ایسی اچھی ہو جیسی کہ صوبہ بمبئی مین۔ اردو کالج کی بابت فرمایا کہ اردو اس صوبہ کی زبان نہین ہے۔ ملازمت کی بابت ارشاد فرمایا کہ گورنمنٹ اس بات کا لحاظ رکھتی ہے۔ آخری شکایت کے بارہ مین ارشاد فرمایا کہ مسلمان جج کو رٹیائر ہوے ابھی بہت عرصہ نہین گذرا ہے۔ وزیر ہند جج مقرر کرتے وقت قوم کا خیال نہین رکھتے بلکہ اونکی خواہش یہ ہوتی ہی کہ اعلے آدمی مل سکے۔ گورنمنٹ اگر تعلیمی قابلیت کو نظر انداز کر کے کسی خاص قوم کی طرفداری کرے تو اوسکے یہ معنی ہین کہ وہ دوسری اقوام کے غصہ کو بھڑکاتی ہے اور جس قوم کی طرفداری کرتی ہی اوسکو ترقی کرنے سے روکتی ہی ہمین امید ہی کہ ہمارے مسلمان بھائی اس منصفانہ جواب سے سبق حاصل کرینگے۔

سرکاری امداد سے انکار۔ پنڈت پنچانن ترک رتن نے جو گذشتہ ایام مین کلکتہ بمب کے مقدمہ مین گرفتار کیے گیے تھے۔ بعد ازان عدم ثبوت سازش مین رہا کر دیے گئے۔ پچاس روپیہ ماہواری کی امداد لینے سے جو منجانب سرکار اونکی پاٹ شالہ کو ملا کرتی تھی انکار کر دیا۔

ایک خوفناک قتل۔ ایک انگریز لیڈی اول درجہ کی گاڑی مین

جبکہ وہ ملتان اسٹیشن پر پہونچی مقتول پائی گئی۔ یہ لیڈی غازی آباد سے
شادی کے لیے روانہ ہوئی تھی عنقریب اسکی شادی ہونیوالی تھی لیکن
افسوس کہ کسی سفاک نے چلتی ہوئی گاڑی مین ہی اسکا کام تمام کردیا۔
کچھہ طلائی چیزین بھی غائب ہین ریلوے کیسٹرنٹ سے ایک ہزار روپیہ کا انعام
اوس شخص کے لیے مقرر ہوا ہی جو مجرم کا پتہ لگا دیگا۔

منشی لچھمن سروپ میموریل فنڈ مین بابو مرلیدھر صاحب اکاونٹنٹ
پنشنر ساکن حال بریلی نے سو روپیہ دان دیے۔ اور بابو ماتا پرشاد صاحب
وکیل بریلی نے عہ دان دیے یہ اصحاب کمیٹی کے دلی شکریہ کے مستحق ہین
کانپور مین مسماۃ ٹھکرا کے مرتک سنسکار کے موقع پر عہ منشی لچھمن سروپ
میموریل فنڈ اور عہ نایٹ اسکول آریہ سماج اور عہ آریہ سماج
کانپور کو ملا۔

منشی لچھمن سروپ میموریل فنڈ اور پرتی ندھی سبھا میموریل فنڈ
کی سب کمیٹی نے جہان مختلف سماجون مین اپنا اپیل بھیجا تھا وہان
شرمتی پرتی ندھی سبھا کی خدمت مین بھی ایک اپیل ارسال کیا تھا۔
شرمتی سبھا نے اپنے انترنگ سبھا مین طے کیا ہی کہ سبھا کے پاس کوئی ایسا
فنڈ نہین ہے جس سے امداد کیجاے۔

ہمارے خیال مین سب کمیٹی کا سبھا کی خدمت مین اپیل کرنیکا یہ منشاے
نہ تھا کہ سبھا اپنے خالی خزانہ سے ہی کچھہ مدد کرے۔ بلکہ یہ امید کیجاتی تھی
اور اب بھی کرنا چاہیے کہ سبھا اپنی پہلی سبھاپتی سبھا کے کانسٹیٹوشن کے بانی
اور آریہ سماجون کے سچے ہتیشی منشی لچھمن سروپ کے یادگار قایم کرنے مین سماجون کو
شریک ہونے اور امداد دینے کی ہدایت کریگی۔

لوکل

ہندو یتیم خانہ کانپور

ہندو یتیم خانہ کانپور کی عمارت پختہ واقع لٹوش روڈ انور گنج تکمیل ہو گئی ۱۰ ماہ حال کو مسٹر کیمبل صاحب کلکٹر ضلع نے عمارت مذکور کا افتتاح کیا معززین شہر کی موجودگی مین پنڈت پرتی ناتھ صاحب وکیل نے ایک ایڈرس نذر کیا جسمین اس انسٹیٹیوشن کی مختصر تاریخ درج تھی - جدید عمارت کا افتتاح کرتے ہوئے جسمین کثیر التعداد یتیمون کے لیے گنجایش ہے - مسٹر کیمبل صاحب نے اس مفید کام کی تعریف کی اور کمیٹی کو اسکی کامیابی پر مبارکباد دی - چند شہر کے روسا نے عمارت یتیم خانہ مین اضافہ کرنیکے لیے ایک ایک ہزار کی رقمون کا وعدہ کیا -

مدرسۃ الٰہیات - کانپور مین محمڈن کمیونٹی نے الٰہیات کے متعلق ایک مدرسہ کھولنے کی تجویز کی ہے جسمین اسلام کی مذہبی تعلیم اور مباحثات داخل ہونگے اسی مدرسے کے اجرا کی غرض سے ۱۴ ماہ حال کو بیگم گنج مین ایک افتتاحی جلسہ تھا جسمین علاوہ معززین شہر کے بیرونجات سے بھی چند برگزیدہ اصحاب شامل جلسہ ہوئے تھے - دہلی کے مشہور حکیم حافظ حکیم محمد اجمل خان صاحب نے اس مدرسہ کا افتتاح کیا اور حامیان اسکول کیجانب سے آپکی خدمت مین ایک ایڈرس بھی پیش کیا گیا - شام کو شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر دہلی اور مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ مقررون کی تقریرین ہوئین - اس مدرسہ مین ہندوؤن کی کتب دینی کی تعلیم بھی دیجائیگی جسکی ایک غرض یہ ہے کہ آریہ سماج کے مقابلے کے لیے واعظ تیار کیے جاوین -

ओ३म

स्कूल समाचार बा० अगस्त सन् १९०८ई०

१ इमारत व आलात-पुख्ता बोर्डिंग होस की दूसरी मंज़िल पर टीन पड़ जाने से बोर्डर्स के लिये ज़ियादा गुंजायश हो गई है। पारवानों की तादाद कम है जो जल्द बढ़ाई जायगी स्कूल की इमारत में भी इज़ाफ़े की ज़रूरत है, लेकिन यह काम बिला पबलिक इमदाद के पूरा नहीं हो सकता। आलात सायन्स के वास्ते जो अब तक ५०७) की क़ीमत के विलायत से आ चुके हैं, एक अलेहदा कमरे की ज़रूरत है और स्कूल लाइब्रेरी के लिये भी कमरे का अलेहदा होना ज़रूरी है। स्कूल की दूसरी मंज़िल पर रुपया न होने की वजे से अभी तक छत नहीं पड़ी है। टीचरों के लिये एक आराम कमरे का इन्तज़ाम होगया है, जिसमें फ़ुरसत के वक़्त टीचर लोग किताबों और अखबारों का मुतालआ कर सकते हैं।

२ स्टाफ़- बोर्डिंग होस में एक स्टोर कीपर तीन असिस्टेन्ट और एक सुपरिन्टेन्डेन्ट काम करते हैं, मगर डाक्टर रामलाल सिंह की अलहदगी की वजे से एक होशियार कम्पोंडर की निहायत ज़रूरत है। ग़ालिबन इस माह के आखिर या अगले महीने के शुरू तक कोई कम्पौंडर मुक़र्रर हो जावेगा। डाक्टर आर-के-सहाय इस वक़्त बोर्डिंग हाउस के मेडीकल मुशीर हैं और अलावह उनके ज़रूरत पड़ने पर डाक्टर टामस साहब व डाक्टर श्रीराम साहब को भी तकलीफ़ दी जाती है। डाक्टर श्रीराम साहब की महरबानियों का इन्तज़ामिया कमेटी तहे दिल से शुकरिया अदा करती है स्कूल स्टाफ़ भी पूरा होगया है, जिसमें ६ उस्ताद प्राइमरी

सेक्शन में और ११ उस्ताद हाई सेक्शन में काम करते हैं।

३ तादादतुलबा — बोर्डिंग हाउस-तादाद तुलबा आख़िर मार्च में ८५ थी और स्कूल में २६ नये नाम दर्ज रजिस्टर हुवे। कुल तादाद तुलबा स्कूल इस वक़्त २४५ है।

४ तन्दुरुस्ती — बोर्डर्स की जिसमानी सेहत आमतौर पर बहुत अच्छी है, हालांकि शहर में फ़सली बुख़ार का ज़ोर है, मगर बोर्डिंग हाउस में ईश्वर की कृपा से अमन है।

५ पढ़ाई — पढ़ाई बदस्तूर बाक़ायदा हो रही है, जुग़राफ़िये की पढ़ाई को ज़ियादा कारगर बनाने के लिये कमर्शल नक़्शे मंगाये गये हैं। टीचर्स एसोसिएशन ने अपना काम फिर जारी कर दिया है और क्लब की कारवाई भी जो पिछले साल बन्द थी, फिर जारी की गई है। टायम टेबिल में ऊंची जमाअतों के वास्ते एक घंटा बात चीत अंग्रेज़ी के लिये भी रक्खा गया है, जिसका इन्तज़ाम अभी तक नहीं हो सका था।

६ धार्मिक शिक्षा — बोर्डर्स सुबह व शाम नियमपूर्वक सन्ध्या व हवन करते रहे और वेदमन्त्र और श्लोक आदि भी याद कराये गये। स्कूल के समय में भी एक घंटा धार्मिक शिक्षा के लिये नियत है।

७ व्यायाम — सब बोर्डर्स हर रोज़ परेड ग्राउन्ड जाकर फ़ुटबाल और क्रेकेट आदि खेलने जाया करते हैं।

८ मुआयना — २५ अगस्त सन १९०८ ई० को श्री मान् महात्मा हंसराज जी आनरेरी प्रिन्सिपल डी० ए० वी० कालिज लाहोर ने स्कूल का मुआयना फ़र्माया और उसके प्रबन्ध से अपनी प्रसन्नता प्रगट की। ३१ अगस्त को छात्रों और

अध्यापकों ने आपको एक एड्रेस भी दिया।

९ जनरल्ल- उक्त बातों के प्रगट करने से हमारे पाठकों को हमारी त्रुटियों पर ध्यान देने का अवसर मिलेगा। हम आशा करते हैं कि हमारे शुभचिन्तक अपने इन्स्टीट्यूशन को उत्तम और उपयोगी बनाने में हमारे सहायक होंगे। जो कुछ काम इस समय तक इस आश्रम ने किया है, वह इसकी वर्तमान दशा पर दृष्टि देते हुवे बहुत अधिक है, यदि आप लोगों की सानुभूति से हमारी उत्साह वृद्धि होती रही तो पूर्ण आशा है कि यह आश्रम किसी समय दूसरों के लिये आदर्श बन जावेगा।

इन्तज़ामिया कमेटी ने हुकम सादिर फ़र्माया है कि आयन्दा जो दरख्वास्तें बोर्डिंग हौस में तुलबा के दाखले के लिये आया करें, उनके साथ एक सर्टीफ़ीकेट वहां के आर्यसमाज के प्रधान या मन्त्री का दरख्वास्त करने वाले तालिब इल्मों की तन्दुरुस्ती और नेक चलनी की बाबत होना चाहिये। इस बारे में ज़रूरी क़वायद जनरल कमेटी की मंज़ूरी से बनाये जावेंगे। अगर इस हुकम का अमलदरामद शुरू अक्तूबर सन् १९०८ से होगा। हर शशमाही के शुरू में आर्य समाचार के ज़रिये से सूचित करदिया जाया करेगा कि किसी मुक़ाम से कितने तालिब इल्म बोर्डिंग हौस में दाख़िल हो सकेंगे।

गंगाप्रसाद माथुर —

نوٹس شادی

ایک ۱۳ سالہ بیوہ لڑکی کے لیے جو قوم کایستھ شہری واستو دوسر فرقہ سے ہی
اور شادی کے ۲۰ یوم بعد ہی بیوہ ہوگئی ہی - ایک بر کی ضرورت ہی - لڑکا عمر مین بیس سے
پچیس سال کے درمیان ہو - گذارہ کی سبیل عمدہ ہو - یا تعلیم یافتہ ہو - لڑکی
خوبصورت کار خانگی اور سینے پرونے مین ہوشیار اور ہندی پڑھی لکھی ہی اسکے متعلق
جن صاحبونکو کچھ استفسار کرنا ہو - بابو مادھو نراین ہندو کاٹن پریس کمپنی انبالہ شہر سے کرین

نوٹس جلسہ

آریہ سماج موانہ ضلع میرٹھ کا ساتوان سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲-۲۳ - نومبر ۱۹۱۰ء
کو ہوگا - امید ہے کہ اس موقع پر اوپدیشک و دیگر صاحبان اپنی شرکت سے
جلسہ کی رونق کو بڑھاوینگے

نوٹس کتب

گیارہ اوپنشدون کے ہندی ترجمے - یہ پہلی بار ہے جبکہ مکمل طور پر گیارہ
اوپنشدون کے ہندی مین ترجمے چھپے ہین - ترجمہ پوری کوشش کے
ساتھ کیا گیا ہی - اوپنیشد کے جگیاسوؤن کے لیے یہ بہت ہی عمدہ موقع ہی
قیمتین حسب ذیل ہین - ایش ۳/ - کین ۳/ - کٹھ ۶/ پرشن ۴/
منڈک اور مانڈوکیہ ۵/ - تیتریہ ۷/ - اتریہ ۳/ - چھانڈوگیہ عـ
برہدارنیک ۲؎ شوتیاشوتر ۴/ - گیارہون اکھٹے ۱۲؎ - اوپنشدونکی بھومکا ۴/
اوپنیشدونکی شِکشا اسکے چار حصص ہین - پہلا حصہ ۱۰/ دوسرا ۸/ تیسرا ۸/ چوتھا
۱۰/ چارون اکھٹے ۱؎ - ملنے کا پتہ پنڈت راجہ رام ایڈیٹر آرش گرنتھ وِلی لاہور

نوٹس امداد

ایک ذہین پڑھی لکھی نردھن کنیا کو کنیا آشرم جالندھر مین رہنے کیلیے ایک
دانی صاحب نے للعہ ماہوار دان دیا ہی - لیکن آشرم مذکور کی فیس عـ ماہوار ہی
اسلیے پرارتھی ہون کہ ایکلی کئی داتا صاحبان باقی خرچ کا دھر ہار تھہ بیندہ کرکے
کنیا کو آشرم مین داخل کرادیون تا کہ تعلیم مین حرج نہ ہو - جھگوانداس ناتب قانونگو
ضلع نینی تال २२ अगस्त [illegible] आ

نئی سستی اور نصیحت آموز کتابین

حضرت شباب اول قیمت	۸/
بوالہوس نواب	۴/
جوان بی بی کمسن شوہر	۴/
کمسن بی بی سن شوہر	۴/
لاڈلی بیٹی	۳/
دوستی	۱/
عیاشی	۱/
شادی خانہ آبادی	۱/
انیس خلوت	۱/
وقت و محنت	۱/
راستی	۱/
معلم	۱/
وسیلۃ الحیات	۲/
پانی	۱/
قرض	۱/
مقدمہ بازی	۱/
گلزار حقیقت	۱۰/
علاج الطاعون	۲/
فضول خرچی	۱/

ملنے کا پتہ
پیاریلال بہار گو منیجر سلیمانی
پریس بگالی گھاٹ بنارس